ماہنامہ

انصار اللہ

قادیان

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا أَنصَارَ اللهِ (الصّف:۱۵)

WE ARE THE HELPERS OF ALLAH

MAJLIS ANSARULLAH BHARAT

مجلس انصاراللہ بھارت کا ترجمان

جنوری/2022ء

مؤرخہ 8 تا 10/ اکتوبر 2021ء کو منعقدہ لوکل سالانہ اجتماع مجلس
انصاراللہ قادیان کی اختتامی تقریب میں صدارتی خطاب فرماتے ہوئے
مکرم مولانا عطاء المجیب لون صاحب صدر مجلس انصاراللہ بھارت
مکرم مامون الرشید تبریز صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ قادیان بھی موجود ہیں

مؤرخہ 8 تا 10/ اکتوبر 2021ء کو منعقدہ لوکل سالانہ اجتماع مجلس
انصاراللہ قادیان کی اختتامی تقریب میں
مہمان خصوصی محترم ناظر صاحب اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان،
دیگر انصا بزرگان کا ایک منظر

مؤرخہ 8 تا 10/ اکتوبر 2021ء کو منعقدہ لوکل سالانہ اجتماع مجلس
انصاراللہ قادیان کی اختتامی تقریب میں
مہمان خصوصی محترم ناظر صاحب اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان،
انعامات تقسیم فرماتے ہوئے

مؤرخہ 8 تا 10/ اکتوبر 2021ء کو منعقدہ لوکل سالانہ اجتماع مجلس
انصاراللہ قادیان کی اختتامی تقریب میں
مکرم مولانا عطاء المجیب لون صاحب صدر مجلس انصاراللہ بھارت
انعامات تقسیم فرماتے ہوئے

مؤرخہ 19/اکتوبر 2021ء کو مسجد الحمد سعید آباد میں منعقدہ سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ حیدرآباد (تلنگانہ) کے اختتامی اجلاس کے موقع پر شکریہ احباب پیش کرتے ہوئے مکرم محمد مبشر احمد زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ حیدرآباد

مؤرخہ 19/اکتوبر 2021ء کو مسجد الحمد سعید آباد میں منعقدہ سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ حیدرآباد (تلنگانہ) کے اختتامی اجلاس کے موقع پر حاضر اراکین مجلس انصاراللہ حیدرآباد کا ایک منظر

مؤرخہ 9/اکتوبر 2021ء کو کنڈور میں منعقدہ سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ ضلع ورنگل (صوبہ تلنگانہ) کے افتتاحی اجلاس کے موقع پر عہد انصاراللہ دہراتے ہوئے مکرم حامد اللہ غوری صاحب ناظم ضلع

مؤرخہ 9/اکتوبر 2021ء کو کنڈور میں منعقدہ سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ ضلع ورنگل (صوبہ تلنگانہ) کے افتتاحی اجلاس کے موقع پر حاضر اراکین مجلس انصاراللہ ورنگل

مؤرخہ 12/دسمبر 2021ء کو مجلس انصاراللہ ملاپورم (کیرلہ) کی طرف سے زیر صدارت مکرم ایم تاج الدین صاحب نائب صدر مجلس انصاراللہ بھارت برائے جنوبی ہند منعقدہ تربیتی اجلاس کے اسٹیج کا منظر

مؤرخہ 12/دسمبر 2021ء کو مجلس انصاراللہ ملاپورم (کیرلہ) کی طرف سے منعقدہ تربیتی اجلاس کے موقع پر حاضر اراکین انصاراللہ کا ایک منظر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　　نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ　　وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُوۡنُوۡۤا اَنۡصَارَ اللّٰہِ (الصف:۱۵) رَبِّ انۡفُخۡ رُوۡحَ بَرَکَۃٍ فِیۡ کَلَامِیۡ ھٰذَا وَاجۡعَلۡ اَفۡئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَھۡوِیۡۤ اِلَیۡہِ (فتح اسلام)

أَشۡهَدُ أَنۡ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ وَأَشۡهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ
میں اقرار کرتا ہوں کہ اسلام احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت اور نظام خلافت کی حفاظت کیلئے اِنۡ شَآءَ اللّٰہُ تعالیٰ آخر دم تک جدوجہد کرتا رہوں گا اور اس کیلئے بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کیلئے ہمیشہ تیار رہوں گا نیز میں اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتا رہوں گا۔ (اِنۡ شَآءَ اللّٰہُ تعالیٰ)

مجلس انصار اللہ سلسلہ عالیہ احمدیہ بھارت کا ترجمان

ماہنامہ انصار اللہ قادیان

جلد:20 | صلح 1401 ہجری شمسی - جنوری/2022ء | شمارہ:1

فہرست مضامین

اداریہ	2
درس القرآن و درس الحدیث	3
ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام	4
گزارشات از صدر مجلس انصار اللہ بھارت	5
خلاصہ جات خطبات جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	6
تعارف کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام، روحانی خزائن جلد (23)	11
اعلان منظوری صدر مجلس و نائب صدر صف دوم مجلس انصار اللہ بھارت برائے سال 2022 تا 2023ء	13
اختتامی خطاب امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ﴿برموقع سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ یو کے فرمودہ 08/ستمبر 2021ء﴾	14
سو سال قبل جنوری 1922ء	15
صلح حدیبیہ۔ فتح مبین	24
اخبار مجالس	26

نگران:
عطاء المجیب لون
صدر مجلس انصار اللہ بھارت

مدیر
حافظ سید رسول نیاز
فون: 98763 32272

نائب مدیر
شیخ محمد زکریا
فون: 79861 56091

مجلس اِدارت
شیخ مجاہد احمد شاستری، جاوید احمد لون، ایچ شمس الدین، ڈاکٹر عبد الماجد، وسیم احمد عظیم، سید اعجاز احمد آفتاب

مینیجر
سید طفیل احمد شہباز
فون: 89681 84270

مطبع
فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان

پروپرائٹر
مجلس انصار اللہ بھارت

مقام اشاعت
ایوان انصار قادیان، گورداسپور، پنجاب
فون: 01872-220186
ای میل: ansarullah@qadian.in

بدل اشتراک سالانہ
سالانہ 210 روپے، فی پرچہ 20 روپے
بیرون ملک سالانہ 50 یو ایس ڈالر

ٹائٹل ڈیزائن: آر۔ محمود احمد عبد اللہ

نور الدین ناصر پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر انصار اللہ بھارت قادیان سے شائع کیا : پروپرائٹر مجلس انصار اللہ بھارت

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

لغویات سے پرہیز کرو گے تو صلح کی بنیاد پڑے گی

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تقویم ہجری شمسی کا آغاز فرمایا۔ جس میں واقعہ صلح حدیبیہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے جنوری کا نام ''صلح'' تجویز فرمایا ہے۔ جس سے باہم صلح وصفائی کے ساتھ رہنے اور معاشرہ میں بھی صلح کروانے کی طرف ہمیں توجہ دلائی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی شریعت کو عین انسانی فطرت کے مطابق نازل کیا ہے۔ جس میں انسان کو ہر لحاظ سے اعلیٰ اخلاق کی تعلیم دی گئی ہے۔ فطری طور پر ہر انسان کا اپنا الگ مزاج ہے۔ یہ تو واضح ہے کہ اختلاف وہیں ہوگا جہاں کوئی قریبی تعلق ہو۔ جس سے کچھ لینا دینا ہی نہیں اس سے اختلاف کیسا؟ اکٹھے رہن سہن، لین دین اور باہمی معاملات میں اکثر اوقات غلط فہمیاں پیدا ہوتی ہیں اور یہ غلط فہمیاں بڑھتے بڑھتے نفرت و عداوت، قطع کلامی وقطع تعلقی، دشمنی اور لڑائی جھگڑے، جنگ وجدل، خون خرابے اور قتل وغارت تک جا پہنچتی ہیں۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ معاشرے میں فساد شروع ہوجاتا ہے، انسانی نظام زندگی تباہ ہوکر رہ جاتا ہے، حتیٰ کہ خاندانوں کے خاندان اُجڑ جاتے ہیں۔ ان سارے فتنوں سے بچاؤ کیلئے اسلام کے نظام اخلاق میں باہمی صلح وصفائی پر بہت زور دیا گیا ہے۔ چونکہ صلح کے ذریعہ ہی راحت وآرام کی زندگی کو یقینی بنا کر جانی و مالی نقصانات سے بچا جاسکتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا ہے۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿الحجرات: 11﴾ یعنی مومن تو بھائی بھائی ہی ہوتے ہیں۔ پس اپنے دو بھائیوں کے درمیان صلح کروایا کرو اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اَبْغَضُ الرِّجَالِ اِلَى اللّٰهِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ کہ اللہ کے نزدیک لوگوں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ جھگڑالو ہو۔ (بخاری کتاب التفسیر باب وھوالد الخصام)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

''میں نہیں سمجھ سکتا اس میں کیا دقت پیش آتی ہے کہ اگر کوئی گالی دے اور دوسرا چپ رہے۔ اور اس کا جواب نہ دے۔ ہر ایک جماعت کی اصلاح اوّل اخلاق سے شروع ہوا کرتی ہے۔ چاہئے کہ ابتداء میں صبر سے تربیت میں ترقی کرے اور سب سے عمدہ ترکیب یہ ہے کہ اگر کوئی بدگوئی کرے تو اس کے لئے دردِ دل سے دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کی اصلاح کر دیوے۔ اور دل میں کینہ کو ہرگز نہ بڑھاوے جیسے دنیا کے قانون ہیں... پس جب تک تبدیلی نہ ہوگی جب تک تمہاری قدر اس کے نزدیک کچھ نہیں، خدا تعالیٰ ہرگز پسند نہیں کرتا کہ حلم اور صبر اور عفو جو کہ عمدہ صفات ہیں ان کی جگہ درندگی ہو۔ اگر تم ان صفات حسنہ میں کوئی ترقی کرو گے تو بہت جلد خدا تک پہنچ جاؤ گے''۔ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 99)

دونوں فریق جب سخت کلامی میں اُترتے ہیں تو بات بگڑ جاتی ہے۔

رَنج کی جب گفتگو ہونے لگی		آپ سے تم، تم سے تُو ہونے لگی

(نواب مرزا خان داغ دہلوی)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

''لغویات سے پرہیز کرو گے تو صلح کی بنیاد پڑے گی۔ کیونکہ یہ لغویات جو ہیں، یہ گناہ کی باتیں جو ہیں یہی باتیں ہیں جو صلح سے دور کرتی ہیں اور لڑائیوں کے قریب لاتی ہیں.... یہ جھگڑے، لڑائیاں اور فساد انفرادی ہوں، گروہی ہوں یا ملکی ہوں، ان کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ خدا کے سوا اس دنیا کی مادی چیزوں کو خدا بنایا ہوا ہے پس آج ہر احمدی کو یہ بھی کوشش کرنی چاہئے، یہ بھی عہد کرنا چاہئے کہ دنیا میں صلح کاری کی بنیاد ڈالنے کیلئے آپس میں صلح کو رواج دینے کیلئے ان دنیاوی خداؤں کو بھی توڑنا ہوگا اور اس میں ہماری بقا ہے۔''

(خطبہ جمعہ: 7/ستمبر 2004ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں اِن ہدایات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حافظ سید رسول نیاز

القرآن الکریم

وَاِنۡ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اقۡتَتَلُوۡا فَاَصۡلِحُوۡا بَیۡنَهُمَا ۚ فَاِنۡۢ بَغَتۡ اِحۡدٰىهُمَا عَلَی الۡاُخۡرٰی فَقَاتِلُوا الَّتِیۡ تَبۡغِیۡ حَتّٰی تَفِیۡٓءَ اِلٰۤی اَمۡرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنۡ فَآءَتۡ فَاَصۡلِحُوۡا بَیۡنَهُمَا بِالۡعَدۡلِ وَاَقۡسِطُوۡا ؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الۡمُقۡسِطِیۡنَ ○ اِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ اِخۡوَۃٌ فَاَصۡلِحُوۡا بَیۡنَ اَخَوَیۡکُمۡ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّکُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ○

(سورۃ الحجرات: 11-10)

ترجمہ: اور اگر مومنوں میں سے دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کرواؤ۔ پس اگر ان میں سے ایک، دوسری کے خلاف سرکشی کرے تو جو زیادتی کر رہی ہے اس سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے فیصلہ کی طرف لوٹ آئے۔ پس اگر وہ لوٹ آئے تو ان دونوں کے درمیان عدل سے صلح کرواؤ اور انصاف کرو۔ یقیناً اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ مومن تو بھائی بھائی ہی ہوتے ہیں۔ پس اپنے دو بھائیوں کے درمیان صلح کروایا کرو اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

حدیث النّبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عَنۡ اُمِّ کُلۡثُوۡمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهَا قَالَتۡ: سَمِعۡتُ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ یَقُوۡلُ: لَیۡسَ الۡکَذَّابُ الَّذِیۡ یُصۡلِحُ بَیۡنَ النَّاسِ فَیَنۡمِیۡ خَیۡرًا اَوۡ یَقُوۡلُ خَیۡرًا۔

(مسلم کتاب البر والصلۃ باب تحریم الکذب وبیان ما یباح منہ)

ترجمہ: حضرت امّ کلثومؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ وہ شخص جھوٹا نہیں کہلا سکتا جو لوگوں کے درمیان صلح صفائی کرانے میں لگا رہتا ہے اور بات کو اچھے معنی پہنا تا ہے یا بھلے اور نیکی کی بات کہتا ہے۔

ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

صلح کاری اعلیٰ درجہ کا خُلق ہے

’’تیسری قسم ترک شر کی اخلاق میں سے وہ قسم ہے کہ جس کو عربی میں ھدنہ اور ھون کہتے ہیں یعنی دوسرے کو ظلم کی راہ سے بدنی آزار نہ پہنچانا اور بے شر انسان ہونا اور صلح کاری کے ساتھ زندگی بسر کرنا پس بلاشبہ صلح کاری اعلیٰ درجہ کا خلق ہے اور انسانیت کے لئے از بس ضروری ہے اور اس خلق کے مناسب حال طبعی قوت جو بچہ میں ہوتی ہے۔ جس کی تعدیل سے یہ خُلق بنتا ہے الفت یعنی خوگرفتگی ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ انسان صرف طبعی حالت میں یعنی اس حالت میں کہ جب انسان عقل سے بے بہرہ ہو صلح کے مضمون کو نہیں سمجھ سکتا۔ اور نہ جنگ جوئی کے مفہوم کو سمجھ سکتا ہے پس اس وقت ایک عادت موافقت کی اس میں پائی جاتی ہے وہی صلح کاری کی عادت کی جڑ ہے۔ لیکن چونکہ وہ عقل و تدبر اور خاص ارادہ سے تیار نہیں کی جاتی اس لئے خلق میں داخل نہیں۔ بلکہ خلق میں تب داخل ہوگی کہ جب انسان بالارادہ اپنے تئیں بے شر بنا کر صلح کاری کے خلق کو اپنے محل پر استعمال کرے۔ اور بے محل استعمال کرنے سے مجتنب رہے۔ اس میں اللہ جلّ شانہ یہ تعلیم فرماتا ہے وَاَصۡلِحُوۡا ذَاتَ بَیۡنِکُمۡ (الانفال:1) وَالصُّلۡحُ خَیۡرٌ (النسآء:129)، وَاِنۡ جَنَحُوۡا لِلسَّلۡمِ فَاجۡنَحۡ لَهَا (الانفال:62)، وَعِبَادُ الرَّحۡمٰنِ الَّذِیۡنَ یَمۡشُوۡنَ عَلَی الۡاَرۡضِ هَوۡنًا (الفرقان:64)، وَاِذَا مَرُّوۡا بِاللَّغۡوِ مَرُّوۡا كِرَامًا (الفرقان:73)، اِدۡفَعۡ بِالَّتِیۡ هِیَ اَحۡسَنُ فَاِذَا الَّذِیۡ بَیۡنَكَ وَبَیۡنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیۡمٌ (حٰمٓ السجدۃ:35) یعنی آپس میں صلح کاری اختیار کرو، صلح میں خیر ہے۔ جب وہ صلح کی طرف جھکیں تو تم بھی جھک جاؤ۔ خدا کے نیک بندے صلح کاری کے ساتھ زمین پر چلتے ہیں اور اگر کوئی لغو بات کسی سے سنیں یا جنگ کا مقدمہ اور لڑائی کی تمہید ہو تو بزرگانہ طور پر طرح دے کر چلے جاتے ہیں یعنی بچ کر نکل جاتے ہیں اور ادنیٰ ادنیٰ بات پر لڑنا نہیں شروع کر دیتے۔ یعنی جب تک کوئی زیادہ تکلیف نہ پہنچے اس وقت تک ہنگامہ پردازی کو اچھا نہیں سمجھتے۔ اور صلح کاری کے محل شناسی کا یہی اصول ہے کہ ادنیٰ ادنیٰ باتوں کو خیال میں نہ لاویں۔ اور معاف فرماویں اور لغو کا لفظ جو اس آیت میں آیا ہے سو واضح ہو کہ عربی زبان میں لغو اس حرکت کو کہتے ہیں کہ مثلاً ایک شخص شرارت سے ایسی بکواس کرے یا بہ نیت ایذاء ایسا فعل اس سے صادر ہو یعنی اس نیت سے کہ کسی کو تکلیف پہنچانی ہے، ایسا کام کرے کہ دراصل اس سے کچھ ایسا حرج اور نقصان نہیں پہنچتا۔ سو صلح کاری کی یہ علامت ہے کہ ایسی بیہودہ ایذاء سے چشم پوشی فرماویں۔ اور بزرگانہ سیرت عمل میں لاویں۔ لیکن اگر ایذا صرف لغو کی مد میں داخل نہ ہو بلکہ اس سے واقعی طور پر جان یا مال یا عزت کو ضرر پہنچے تو صلح کاری کے خلق کو اس سے کچھ تعلق نہیں۔ بلکہ اگر ایسے گناہ کو بخشا جائے تو اس خلق کا نام عفو ہے۔ جس کا انشاء اللہ تعالیٰ اس کے بعد بیان ہوگا اور پھر فرمایا کہ جو شخص شرارت سے کچھ یاوہ گوئی کرے تو تم نیک طریق سے صلح کاری کا اس کو جواب دو۔ تب اس خصلت سے دشمن بھی دوست ہو جائے گا۔ غرض صلح کاری کے طریق سے چشم پوشی کا محل صرف اس درجہ کی بدی ہے جس سے کوئی واقعی نقصان نہ پہنچا ہو۔ صرف دشمن کی بیہودہ گوئی ہو۔‘‘ (اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 348-349)

پُرامن معاشرہ کیلئے صلح لازمی ہے

قرآن کریم کے متعدد مقامات پر صلح کی اہمیت وضرورت، اس کی ترغیب اور خاندانی ومعاشرتی نظام زندگی میں اس کے کردار پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اسے ’’خیر‘‘ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَالصُّلۡحُ خَیۡرٌ ﴿النسآء:129﴾ صلح کو ضروری قرار دیتے ہوئے فرمایا وَاَصۡلِحُوۡا ذَاتَ بَیۡنِکُمۡ ﴿الانفال:1﴾ یعنی آپس میں صلح کاری اختیار کرو ایسے لوگوں کی مدح اور تعریف کی گئی ہے جو صلح پسند ہوں۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل قباء کسی معاملے پر باہم جھگڑ پڑے یہاں تک کہ ہاتھا پائی اور ایک دوسرے پر پتھر پھینکنے کی نوبت آگئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع کی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ کو فرمایا: ہمارے ساتھ چلو ہم ان کے درمیان ’’صلح صفائی‘‘ کراتے ہیں۔ (صحیح بخاری، باب قول الامام لاصحابہ اذھبوا بنا نصلح، حدیث نمبر 2693)

صلح کروانے سے متعلق چند بنیادی باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ صلح کرانے والے کو چاہیے کہ وہ اخلاص نیت کے ساتھ صلح کرائے۔ شہرت، دکھلاوے اور دنیاوی مفادات سے بالاتر ہو کر خالص اللہ کی رضا کے لیے یہ عمل خیر کرے۔ صلح کے لیے ایسے وقت کا انتخاب کرے جب فریقین صلح کے لیے رضامند ہو سکیں اور ان کا غصہ وغیرہ ٹھنڈا ہو جائے۔ صلح کراتے وقت نرم الفاظ اور دھیما لہجہ اختیار کرے اور فریقین کو ان کے عمدہ اوصاف اور خاندانی شرافت یاد دلائے تا کہ وہ ’’صلح صفائی‘‘ کے لیے جلد تیار ہوں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

’’خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا اِنقلاب آوے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا۔ تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو۔ کیونکہ شریر ہے وہ انسان جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل کرو تا تم بخشے جاؤ۔ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازے کے لئے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا۔ کیا ہی بدقسمت وہ شخص ہے جو ان باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے منہ سے نکلیں اور میں نے بیان کیں۔ تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں۔‘‘

(کشتیٔ نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 12)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

’’آجکل کی دنیا میں جہاں ہر وقت اور ہر جگہ فتنہ وفساد کی حالت طاری ہے ہم جو اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آکر ایک حصار میں آیا ہوا سمجھتے ہیں اور اس بات پر شکر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں دنیا کی عمومی فساد کی حالت سے محفوظ رکھا ہوا ہے حقیقت میں ہم اس وقت محفوظ ہو سکتے ہیں جب ہر وقت ہم یہ احساس رکھیں کہ اپنے جائز معاملات میں بھی دوسروں سے معاملات پڑنے پر نرمی کا رویّہ رکھنا ہے اور صلح کی بنیاد ڈالنی ہے..... ہمدردیٔ خَلق اور صُلح ایک ایسا خُلق ہے جس کو اپنانے کی ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بار بار نصیحت فرمائی ہے۔ پس ہر احمدی کو اس پہ بہت توجہ دینی چاہئے۔‘‘ (خطبہ جمعہ 18/اگست 2017ء)

امن کے ساتھ رہو، فتنوں میں حصہ مت لو
باعثِ فکر و پریشانئ حکام نہ ہو (کلامِ محمود)

اللہ تعالیٰ ہم تمام انصار بھائیوں کو آپس میں پیار و اخوت سے رہنے اور معاشرہ میں صلح کروانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

عطاء المجیب لون
صدر مجلس انصار اللہ بھارت

خلاصہ جات خطباتِ جمعہ ماہ نومبر 2021ء

سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

خطبہ جمعہ: 5 نومبر 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، برطانیہ
تحریکِ جدید کے 88 ویں سال کے آغاز کا اعلان

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مومنین کی جو خصوصیات بیان فرمائی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ وہ اپنے پاک مال سے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں کہیں تو یہ فرمایا کہ مومن وہ ہیں جو اللہ کی راہ میں مال خرچ کرتے ہیں۔ کہیں زکوٰۃ اور صدقات کے حوالے سے مالی قربانی کا ذکر کیا۔ اسی طرح ان اموال کے مصارف بھی تفصیل سے بیان فرمائے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ اللہ تعالیٰ کی توحید اور آنحضرت ﷺ اور اسلام کا جھنڈا دنیا میں لہرانے کا جو مشن لے کر دنیا میں آئے اس وسیع کام کی انجام دہی کے لیے احبابِ جماعت دنیا بھر میں مالی قربانی کے نمونے پیش کرتے ہیں۔ ان نمونوں کو دیکھ کر انسان اس یقین پر پہلے سے بڑھ کر قائم ہوجاتا ہے کہ یقیناً حضرت مسیح موعودؑ اللہ تعالیٰ کے وہی فرستادے ہیں جن کے ذریعے آخری زمانے میں اسلام کی خوبصورت تعلیم دنیا میں پھیلنی تھی۔ اگر مخالفینِ احمدیت صرف اس ایک نشان کو ہی اپنے دلوں کے بغض نکال کر دیکھیں تو احمدیت کی سچائی کی ہی نشانی ان کے دلوں کو پاک کرسکتی ہے۔ لیکن ان نام نہاد علماء کے دل تو پتھروں سے بھی زیادہ سخت ہیں۔

اللہ تعالیٰ اِن قربانیوں کو ضائع نہیں کرتا، یہ اُس کا وعدہ ہے کہ وہ قربانی کرنے والے کو وہاں سے رزق دے گا اور دیتا ہے جہاں سے رزق آنے کا اُسے خیال بھی نہیں ہوتا۔ پس اللہ تعالیٰ اپنے وعدے پورے کرتا ہے اور احبابِ جماعت میں ایسی بے شمار مثالیں موجود ہیں کہ اپنے پاس کچھ نہ ہونے کے باوجود جب اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے خرچ کیا تو کسی نہ کسی ذریعے سے اللہ تعالیٰ نے انتظام کردیا۔ یہ نہیں کہ یہ کوئی پرانی باتیں ہیں بلکہ یہ ایسے تجربات ہیں جن کے بارے میں لوگ آج بھی لکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آج بھی مومنوں کے ایمان مضبوط کرتا ہے اور نہ صرف قربانی کرنے والوں پر فضل فرماتا ہے بلکہ اِن واقعات سے قربانی کرنے والوں کے قریبیوں کے بھی ایمان مضبوط ہوتے ہیں۔ آج مَیں ایسی ہی بعض مثالیں پیش کروں گا۔

اس کے بعد حضورِ انور نے گنی کناکری، کینیڈا، جنوبی افریقہ، آسٹریلیا، قزاخستان، یوکے، بھارت، برکینا فاسو، سیرالیون، گیبون، اردن، بیلیز، زنجبار، مراکش، ارجنٹائن، لائبریا، مالی، بینن وغیرہ ممالک سے مرد وخواتین، بوڑھوں، بچوں، امراء اور غرباء غرض مختلف طبقات، صنف اور قوم سے تعلق رکھنے والے مخلص احمدیوں کی مالی قربانیوں کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔ اسی سلسلہ میں حضور نے جماعت احمدیہ کرولائی صوبہ کیرالہ انڈیا کے ایک بڑے صاحب حیثیت دوست کے متعلق فرمایا کہ موصوف تحریک جدید کی ادائیگی میں غیر معمولی جوش بھی رکھتے ہیں ہر سال بڑی خطیر رقم پیش کرتے ہیں۔ اِس سال کرونا کے نامساعد حالات کے باوجود دس لاکھ کے بجائے تقریباً اٹھارہ لاکھ روپے کا چندہ تحریک جدید پیش کیا نیز اور بڑی رقم بھی ادا کرنے کا عزم رکھتے ہیں۔ فرمایا امراء میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیوں میں ایسا

طبقہ ہے جو قربانی کا جذبہ رکھتا ہے اور جو پیسے آتے ہیں تو چھپاتے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

تحریکِ جدید کے ستاسیویں (87) سال کے اختتام پر جماعت ہائے احمدیہ عالم گیر کو دورانِ سال اس مالی نظام میں 3.15 ملین پاؤنڈ مالی قربانی پیش کرنے کی توفیق ملی۔ یہ وصولی گذشتہ سال کے مقابلے میں آٹھ لاکھ بیس ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے۔ اِس کے ساتھ ہی حضورِانور نے تحریکِ جدید کے اٹھاسیویں (88) سال کے آغاز کا اعلان فرمایا۔

پاکستان کے اقتصادی حالات خراب ہیں۔ اِس کے علاوہ ویسے بھی مشکلات ہیں جن میں آج کل گرفتار ہیں۔ وہ لوگ قربانیوں میں بڑھتے تو ہیں۔ ان کے لیے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کی پریشانیاں دُور کرے۔ اور وہ بھی آزادی سے اپنے تمام اجتماعات، جلسے اور دیگر سرگرمیاں کرسکیں۔ کُھل کر ہم ان کی قربانیوں کا اظہار کرسکیں، ابھی تو بعض مجبوریوں کی وجہ سے اُن کی قربانیوں کا ذکر بھی نہیں کیا جاسکتا۔ اِس سال دنیا بھر کی جماعتوں میں جرمنی سرِفہرست رہا۔ پھر برطانیہ، امریکہ، کینیڈا، پھر مشرقِ وسطیٰ کی ایک ریاست، بھارت، آسٹریلیا، انڈونیشیا، گھانا اور پھر مشرقِ وسطیٰ کی ایک اور ریاست شامل ہے۔

شاملین میں اضافہ کے لحاظ سے افریقی ممالک میں نائیجیریا نمبر ایک پر ہے، پھر گیمبیا، سینیگال، گھانا، تنزانیہ، گنی کناکری، ملاوی، یوگنڈا، گنی بساؤ، کونگو کنشاسا، برکینا فاسو اور پھر کانگو برازاویل کا نمبر ہے۔ شاملین میں اضافے کے اعتبار سے افریقی ممالک کے علاوہ جرمنی، برطانیہ، ہالینڈ، بنگلہ دیش اور ماریشس میں تعداد کے لحاظ سے کافی اضافہ ہوا ہے۔

مجموعی وصولی کے لحاظ سے بھارت کی پہلی دس جماعتیں کچھ یوں ہیں۔ قادیان نمبر ایک، کوئمبٹور، حیدرآباد، کرولائی، پتھ پرم، کلکتہ، بنگلور، کیرنگ، کالی کٹ اور میلا پالم۔ قربانی کے لحاظ سے بھارت کے صوبہ جات میں کیرالہ، تامل ناڈو، جموں کشمیر، کرناٹک، تلنگانہ، اڑیسہ، پنجاب، بنگال، دہلی اور لکش دویپ۔

حضورِانور نے تمام قربانی پیش کرنے والوں کے لیے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ سب کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت عطا فرمائے اور قربانیوں کو قبول فرمائے۔ (آمین)

خطبہ جمعہ: 12 نومبر 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، برطانیہ
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ایمان افروز تذکرہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت حفصہؓ نے ایک دفعہ حضرت عمرؓ سے کہا کہ اللہ نے رزق کو وسیع کیا ہے اور آپؓ کو فتوحات کے علاوہ کثرت سے مال بھی عطا کیا ہے تو کیوں نہ آپؓ زیادہ نرم غذا کھایا کریں اور زیادہ نرم لباس پہنا کریں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا جہاں تک مجھ میں طاقت ہوگی میں رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ کی زندگیوں کی سختی میں شامل رہوں گا تا کہ ان دونوں کی راحت کی زندگی میں بھی شریک ہوجاؤں۔ حضرت عکرمہ بن خالدؓ بیان کرتے ہیں کہ کچھ اور لوگوں نے بھی حضرت عمرؓ سے کہا کہ اگر آپؓ زیادہ عمدہ غذا کھائیں تو حق کے لیے کام کرنے پر آپؓ زیادہ قوی ہوجائیں گے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اگر میں نے آنحضرت ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ کا راستہ چھوڑ دیا تو میں ان دونوں سے منزل میں نہیں مل سکوں گا۔

حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ آنحضرتؐ نے زمانہ خوف وخطر میں سادگی کی ضرورت کو دیکھتے ہوئے ہدایت کی تھی کہ ایک سے زیادہ سالن استعمال نہ کیا جائے۔ ایک دفعہ حضرت عمرؓ کے سامنے سرکہ اور نمک رکھا گیا تو آپؓ نے کہا یہ دو سالن ہیں۔ حضرت عمرؓ کا یہ فعل رسول کریمؐ کی محبت میں انتہا کا پہلو ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے بھی تحریک جدید کا اعلان کرتے ہوئے مطالبہ کیا تھا کہ ہر احمدی یہ اقرار کرے کہ وہ آج سے صرف ایک سالن استعمال کرے گا تا کہ احباب جماعت اپنے خرچ کم کرکے چندے دے سکیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب حالات مختلف ہیں اس لئے یہ پابندی نہیں ہے لیکن پھر بھی اسراف سے کام نہیں لینا چاہئے۔

حضرت مصلح موعودؓ نے عبد الرحمٰن بننے کے لیے دو شرائط بیان فرمائیں۔ اوّل اپنے مال میں اسراف نہ کرے۔ دوم اُس کا کھانا قوت طاقت اور بدن کو قائم رکھنے کے لیے اور پہننا بدن کو ڈھانکنے اور محفوظ رکھنے کے لیے ہو۔ حضرت عمرؓ ایک دفعہ ملک شام گئے تو وہاں بعض صحابہ کو ریشمی کپڑے پہنے دیکھ کر بہت بُرا منایا۔ اس پر ایک صحابی نے

اُس کے نیچے موٹی اُون کا سخت کرتہ پہنا ہوا دکھا کر بتایا کہ ہم نے اپنے لباسوں کو ملکی سیاست کے طور پر بدلا ہے کیونکہ یہاں کے لوگ شان و شوکت سے رہنے والے اُمراء کو دیکھنے کے عادی ہیں۔ حضرت عمرؓ دکھاوے اور شان و شوکت والے لباس کے اس قدر خلاف تھے کہ مفتوح دشمن کیلئے بھی یہ پسند نہیں کرتے تھے کہ وہ کوئی ایسا لباس پہن کر ان کے سامنے آئے جو شان و شوکت والا ہو۔تُستر کی فتح کے وقت فارسی سپہ سالار ہرمزان کو جب حضرت عمرؓ کے سامنے ریشمی لباس میں بھیجا گیا تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں آگ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہوں اور اللہ سے مدد مانگتا ہوں۔ جب تک ہرمزان کا زرق برق لباس اور زیورات نہ اُتارے گئے حضرت عمرؓ نے اُس سے بات نہ کی۔

حضرت عمر کی عاجزی کے بارے میں ایک روایت میں اِس طرح ذکر ملتا ہے۔جبیر بن نفیرؓ سے روایت ہے کہ ایک جماعت نے حضرت عمرؓ کو مخاطب کر کے کہا اللہ کی قسم! ہم نے کسی شخص کو آپؓ سے زیادہ انصاف کرنے والا، حق گو اور منافقین پر سختی کرنے والا نہیں دیکھا۔عوف بن مالکؓ نے کہا کہ اللہ کی قسم! ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت عمرؓ سے بہتر حضرت ابوبکرؓ کو دیکھا۔حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ عوفؓ نے سچ بولا۔اللہ کی قسم! ابوبکرؓ مُشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پاکیزہ ہیں اور میں اپنے گھر والوں کے اونٹوں سے بھی زیادہ بھٹکا ہوا ہوں۔

حضرت سعد بن وقاصؓ روایت کرتے ہیں کہ قریش کی کچھ عورتیں رسول اللہؐ سے اونچی آواز میں باتیں کر رہی تھیں۔حضرت عمرؓ کے آنے پر ڈر کے مارے جلدی سے پردے میں چلی گئیں۔حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ حبشہ کی ایک عورت ناچ کر کرتب دکھا رہی تھی۔ میں بھی اپنی ٹھوڑی رسول اللہؐ کے کندھے پر رکھ کر دیکھنے لگی۔حضرت عمرؓ آئے تو لوگ بھاگ گئے۔حضرت بریدہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک سیاہ فام لونڈی منت ماننے کی وجہ سے نبی کریمؐ کی اجازت سے دف بجانے لگی۔حضرت ابوبکرؓ، حضرت علیؓ اور حضرت عثمانؓ آئے پھر بھی دف بجاتی رہی لیکن حضرت عمرؓ کے آنے پر دف بجانا بند کر دیا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عمرؓ! شیطان بھی تجھ سے ڈرتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ نے حق کو عمرؓ کی زبان اور دل پر جاری کر دیا۔حضرت ابن عباسؓ اپنے بھائی فضل سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ عمر بن خطابؓ میرے ساتھ ہوتا ہے جہاں میں پسند کرتا ہوں اور میں اُس کے ساتھ ہوتا ہوں جہاں وہ پسند کرتا ہے اور میرے بعد عمر بن خطابؓ جہاں ہوگا حق اُس کے ساتھ رہے گا۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ معاہدہ کے باوجود مکہ والوں کی غداری پر اُن سے مقابلے کے لیے رسول اللہؐ کو حضرت عمرؓ نے کہا کہ میں تو روز دعائیں کرتا تھا کہ ہم آپؐ کی حفاظت میں کفار سے لڑیں۔ رسول کریمؐ نے فرمایا کہ قول صادق عمرؓ کی زبان سے ہی زیادہ جاری ہوتا ہے۔

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ میں بیٹھے ہوتے تو کوئی بھی اپنی نگاہ آپؐ کی طرف نہیں اٹھاتا تھا لیکن حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ آپؐ کو دیکھتے اور مسکراتے اور آپؐ ان دونوں کو دیکھتے اور مسکراتے۔عبداللہ بن حنطبؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو دیکھ کر فرمایا یہ دونوں کان اور آنکھ ہیں۔حضرت جابر بن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے کہا میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کسی آدمی پر سورج طلوع نہیں ہوا جو عمرؓ سے بہتر ہو۔حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے بعد ابوبکرؓ اور عمرؓ کی پیروی کرنا۔

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر نبی کے آسمان والوں میں سے دو وزیر اور زمین والوں میں سے بھی دو وزیر ہوتے ہیں۔آسمان والوں میں سے میرے دو وزیر جبرئیل اور میکائیل اور زمین والوں میں سے میرے دو وزیر ابوبکرؓ اور عمرؓ ہیں۔ابو جُحَیْفَہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ سے سنا کہ اس امت میں نبی ﷺ کے بعد سب سے بہترین ابوبکرؓ ہیں پھر عمرؓ ہیں۔

حضور انور نے آخر میں مکرم کامران احمد صاحب آف پشاور کی شہادت، مکرم ڈاکٹر مرزا نبیر احمد اور ان کی اہلیہ مکرمہ عائشہ عنبر سیّد کی امریکہ میں ایک حادثے میں وفات اور مکرم چودھری نصیر احمد صاحب کراچی اور مکرمہ سرداراں بی بی صاحبہ دارالرحمت غربی ربوہ کی وفات کا ذکر کے بعد ان کی نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان بھی فرمایا۔

خطبہ جمعہ 19 نومبر 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، برطانیہ
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ایمان افروز تذکرہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: صحابہؓ کی پہلی حالت اور قبولِ اسلام کے بعد پیدا ہونے والے انقلاب کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ نے حضرت عمرؓ کے قبولِ اسلام کے واقعہ کو بطور مثال بیان فرمایا ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمرؓ نے اپنی بہن اور بہنوئی سے قرآن کریم سنا تو رو پڑے اور دوڑے دوڑے رسول کریم ﷺ کے پاس گئے اور عرض کی کہ گھر سے نکلا تو آپؐ کو مارنے کے لیے تھا لیکن خود شکار ہو گیا ہوں۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ یہی صحابہؓ تھے جو پہلے شراب پیا کرتے، آپس میں لڑا کرتے لیکن جب انہوں نے آنحضرتؐ کو قبول کیا اور دین کے لیے ہمت اور کوشش سے کام لیا تو نہ صرف خود اعلیٰ درجے پر پہنچ گئے بلکہ دوسروں کو بھی اعلیٰ مقام پر پہنچانے کا باعث ہو گئے۔

حضرت عمرؓ کی خشیتِ الٰہی کی یہ حالت تھی کہ فرماتے اگر دریائے فرات کے کنارے کوئی بکری بھی مر گئی تو مجھے ڈر ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مجھ سے سوال کرے گا۔ حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے حضرت عمرؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اے ابن خطاب! تُو ضرور اللہ سے ڈر ورنہ وہ ضرور تجھے عذاب دے گا۔ آپؓ کی انگوٹھی پر یہ الفاظ کندہ تھے کہ واعظ ہونے کے لحاظ سے موت کافی ہے۔ عبداللہ بن شہزاد کہتے ہیں کہ مَیں نے حضرت عمرؓ کی ہچکیاں سنیں اور مَیں آخری صف میں تھا آپؓ یہ تلاوت کر رہے تھے کہ اِنَّمَاۤ اَشۡکُوۡا بَثِّیۡ وَحُزۡنِیۡۤ اِلَی اللّٰہِ یعنی مَیں اپنے رنج و الم کی صرف اللہ کے حضور فریاد کرتا ہوں۔ اس روایت کو بیان کر کے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں کہ جو ذکرِ الٰہی میں گُم رہتے ہیں ان کو خدا کے سوا کسی اور کا دربار ملتا ہی نہیں جہاں وہ اپنے غم اور دکھ روئیں اور اپنے سینوں کے بوجھ کو ہلکا کریں۔

ایک دفعہ حضرت عمرؓ رات گئے مختلف گھروں میں داخل ہوئے جہاں حضرت طلحہ نے آپؓ کو دیکھ لیا۔ اگلی صبح حضرت طلحہ ان گھروں میں سے ایک گھر میں گئے وہاں ایک بوڑھی نابینا عورت تھی جس نے حضرت طلحہ کے پوچھنے پر بتایا کہ رات جو شخص میرے گھر آیا وہ کافی عرصے سے میری خدمت کر رہا ہے اور میرے کام کاج کو ٹھیک کرتا ہے اور میری گندگی دور کرتا ہے۔

حضرت عمرؓ شام سے واپسی پر قافلے سے الگ ہو کر لوگوں کے حالات معلوم کرنے کے لیے نکلے۔ دُور دراز ایک خیمے میں ایک بوڑھی عورت سے اس کا حال دریافت کیا تو اس نے کہا کہ خدا عمر کو میری طرف سے جزائے خیر نہ دے جب سے وہ خلیفہ ہوا ہے مجھے اس کی طرف سے کوئی عطیہ نہیں ملا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ عمر کو تیرے حالات کی خبر کیسے ہوگی۔ اس عورت نے کہا سبحان اللہ! مَیں گمان نہیں کرتی کہ کوئی شخص لوگوں پر والی بن جائے اور اسے یہ خبر نہ ہو کہ اس کے مشرق و مغرب میں کیا ہے۔ حضرت عمرؓ یہ سن کر رو پڑے اور فرمانے لگے کہ ہائے ہائے عمر! کتنے دعوے دار ہوں گے ہر ایک تجھ سے زیادہ دین کی سمجھ رکھنے والا ہے۔ پھر آپؓ نے اس عورت سے کہا کہ تُو اپنی مظلومیت کے حق کو کتنے میں بیچتی ہے کہ مَیں عمر کو جہنم سے بچانا چاہتا ہوں۔ اس عورت نے اول تو اسے مذاق جانا پھر پچیس دینار قبول کر لیے۔ اسی اثنا میں حضرت علیؓ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ وہاں داخل ہوئے اور حضرت عمرؓ کو امیر المومنین کہہ کر مخاطب کیا۔ یہ سن کر وہ عورت ڈر گئی، پر حضرت عمرؓ نے فرمایا تجھ پر کوئی جرم نہیں۔ اس کے بعد آپؓ نے ایک تحریر لکھی کہ آج عمر نے فلاں عورت سے اس کا حق مظلومیت پچیس دینار میں خریدا ہے، اب اگر وہ محشر میں اللہ کے سامنے دعویٰ کرے تو عمر اس سے بری ہے۔ علی اور عبداللہ اس پر گواہ ہیں۔ آپؓ نے وہ تحریر حضرت علیؓ کو دی اور فرمایا کہ اگر مَیں تم سے پہلے گزر جاؤں تو یہ تحریر میرے کفن میں رکھ دینا۔

آپؓ اللہ کی راہ میں بہت زیادہ خرچ کرنے والے تھے۔ خشیتِ الٰہی کا یہ عالم تھا کہ بوقتِ وفات آنکھوں سے آنسو رواں تھے اور فرماتے جاتے تھے کہ مَیں کسی انعام کا مستحق نہیں، مَیں صرف یہ چاہتا ہوں کہ سزا سے بچ جاؤں۔

ابھی تھوڑی سی باتیں ہیں جو آئندہ ان شاء اللہ بیان ہو جائیں گی۔

خطبہ جمعہ: 26 نومبر 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، برطانیہ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ایمان افروز تذکرہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت عمرؓ کے دربار میں قرآن کریم کا علم رکھنے والوں کا بڑا مقام تھا چاہے وہ نوجوان ہوں یا بڑے۔ حُر بن قیس حضرت عمرؓ کے قریب بیٹھنے والوں میں سے تھے۔ عیینہ بن حصن بن حذیفہ نے اپنے بھتیجے حُر بن قیس کی سفارش پر حضرت عمرؓ کے دربار میں پیش ہو کر کہا کہ آپؓ انصاف کے ساتھ ہمیں مال نہیں دیتے۔ حضرت عمرؓ ناراض ہو کر کچھ کہنے ہی والے تھے کہ حُر نے فوراً عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا خُذِ الْعَفْوَ وَ اْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ۔ یعنی عفو اختیار کر اور معروف کا حکم دے اور جاہلوں سے کنارہ کشی اختیار کر۔ اور یہ عیینہ جاہلوں ہی میں سے ہے۔ حضرت عمرؓ وہیں رک گئے کیونکہ حضرت عمرؓ کتاب اللہ کو سن کر رک جاتے تھے۔

حضرت خلیفہ اوّلؓ اسی ضمن میں بیان فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے ایک امیر کو سزا دینے کی خاطر جلاد کو بلایا تو ایک دس سال کا لڑکا پکار اُٹھا۔ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ۔ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ۔ هٰذَا مِنَ الْجَاهِلِيْنَ۔ حضرت عمرؓ کا چہرہ زرد ہو گیا اور وہ خاموش ہو گئے۔ حضرت عمرؓ بچوں کی تربیت اور اُن کی عقلوں کو تیز کرنے کے لیے اپنے دربار میں اُن کو بھی بلاتے اور اُن سے مشورہ لیا کرتے تھے۔

حضرت عمرؓ بیت المال کے اموال کی حفاظت اور نگرانی میں بہت محتاط ہوا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ کسی نے آپؓ کو ایک گلاس دودھ دیا آپؓ نے پیا اور پوچھا کہ یہ کہاں سے آیا۔ بتایا گیا کہ یہ زکوٰۃ کے اونٹوں کا ہے۔ آپؓ نے زکوٰۃ کا مال پینے سے انکار کر کے ہاتھ منہ میں ڈال کر قے کر کے اُس کو نکال دیا۔ ایک مرتبہ آپؓ کی بیماری کے لیے شہد تجویز کیا گیا جو کہ بیت المال میں موجود تھا لیکن آپؓ نے لوگوں کی اجازت کے بغیر اُسے لینا حرام قرار دیا۔ ایک دوپہر شدید گرمی میں پیچھے رہ جانے والے دو اونٹوں کو خود ہانک کر چراگاہ میں لے گئے کہ کہیں گُم نہ ہو جائیں اور حضرت عثمانؓ کو فرمایا کہ یہ میرا کام ہے میں ہی کروں گا۔

حضرت مصلح موعودؓ اس بارے میں بیان فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ سے ایک یہودی نے کہا کہ قرآن مجید میں ایک آیت ہے اگر وہ ہماری کتاب میں اترتی تو ہم اس دن عید مناتے۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ وہ کون سی آیت ہے اس نے جواب دیا۔ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ۔ آپ نے فرمایا وہ دن تو ہمارے لئے دو عیدوں کا دن ہے یعنی جمعہ کا دن اور عرفہ کا دن، یہ آیت نازل ہوئی تھی اس دن۔

بعض بزرگان بیان کرتے ہیں کہ جب لوگ کسی مسئلے میں اختلاف کریں تو دیکھو کہ حضرت عمرؓ نے اس معاملے میں کیا کیا] ہے کیونکہ حضرت عمرؓ بغیر مشورہ کے کوئی کام نہیں کرتے تھے۔ حضرت قبیصہ بن جابرؓ کہتے ہیں کہ میں نے آپؓ سے زیادہ کتاب اللہ کو پڑھنے والا، اللہ کے دین کو سمجھنے والا اور درس و تدریس کرنے والا کوئی نہیں دیکھا۔ حضرت حسن بصریؒ نے کہا جب تم اپنی مجلس کو خوشبودار بنانا چاہو تو حضرت عمرؓ کا بہت ذکر کرو۔ مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ کے دور میں شیاطین جکڑے ہوئے تھے جب آپؓ شہید ہوئے تو شیاطین زمین میں کودنے لگے۔ علی محمد صلابی لکھتے ہیں کہ آپؓ اسلامی خصوصیات کی عکاسی کرنے والے اشعار پسند کرتے تھے۔ حضرت عمرؓ نے عشقیہ اشعار میں شریف عورتوں کا نام لانے کی رسم کو مٹا دیا اور اس کی سخت سزا مقرر کی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ شیعہ حضرات میں سے جو یہ خیال کرتے ہیں کہ ابوبکر صدیقؓ یا عمر فاروقؓ نے علی مرتضیٰؓ یا فاطمۃ الزہرۃؓ کے حقوق کو غصب کیا اور ان پر ظلم کیا تو ایسے شخص نے انصاف کو چھوڑا، زیادتی سے پیار کیا اور ظالموں کی راہ اختیار کی۔ سچ تو یہ ہے کہ ابوبکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ دونوں نے ادائیگی حقوق میں کبھی کوتاہی نہیں کی۔ ابوبکرؓ و عمرؓ کے صدق و خلوص کی کیا بلند شان ہے۔ دونوں ایسے مبارک مدفن میں دفن ہوئے کہ اگر موسیٰؑ اور عیسیٰؑ زندہ ہوتے بصد رشک وہاں دفن ہونے کی تمنا کرتے لیکن یہ مقام بارگاہ ربّ العزت کی طرف سے ایک ازلی رحمت ہے جو صرف انہی لوگوں کی طرف رخ کرتی ہے جن کی طرف عنایت الٰہی ازل سے متوجہ ہو۔ یہی لوگ ہیں جن کو انجام کار اللہ کے فضل کی چادریں ڈھانپ لیتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت عمرؓ کا ذکر یہاں ختم ہوتا ہے۔ آئندہ حضرت ابوبکرؓ کا ذکر شروع ہوگا۔ ان شاءاللہ

تعارف کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام

روحانی خزائن جلد: 23

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب مَیں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔
''جماعت کے اندر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پڑھنے کا شوق اوراس سے فائدہ اُٹھانے کا شوق نوجوانوں میں بھی اپنی دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ ہونا چاہئے۔ بلکہ جو تحقیق کرنے والے ہیں، بہت سارے طالب علم مختلف موضوعات پر ریسرچ کر رہے ہوتے ہیں۔ وہ جب اپنے دنیاوی علم کو اس دینی علم اور قرآن کریم کے علم کے ساتھ ملائیں گے تو نئے راستے بھی متعین ہوں گے، ان کو مختلف نہج پر کام کرنے کے مواقع بھی میسر آئیں گے جو اُن کے دنیادار پروفیسر اُن کو شاید نہ سکھا سکیں۔ اسی طرح جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا کہ بڑی عمر کے لوگوں کو بھی یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ عمر بڑی ہوگئی اب ہم علم حاصل نہیں کر سکتے۔ ان کو بھی اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پڑھیں۔''
(خطبہ جمعہ: 18 جون 2004ء بحوالہ خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 408)

گزارش: یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ آج ہم جماعتی ویب سائٹ www.alislam.org پر حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کا مطالعہ آن لائن کرسکتے ہیں اور آڈیو بھی سن سکتے ہیں۔ اُردو نہ جاننے والے دوست انگریزی میں بھی مطالعہ کر سکتے ہیں۔ نیز سیدنا حضور انور کے ارشاد پر جماعتوں میں قائم لائبریریوں سے اِستفادہ کرتے ہوئے روحانی خزائن کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔ احباب کو اس طرف توجہ اور دلچسپی پیدا ہونے کیلئے روحانی خزائن کی جلدوں کا مختصر تعارف پیش کیا جارہا ہے۔ امید ہے کہ احباب جماعت استفادہ کریں گے۔ (نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

روحانی خزائن کی جلد (23) 739 صفحات پر مشتمل ہے۔ جس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی دو تصانیف ہیں۔

(1) چشمہ معرفت:

یہ کتاب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات سے گیارہ روز قبل 15/ مئی 1908ء کو شائع ہوئی تھی۔ جو کہ روحانی خزائن کے جلد 23 میں صفحہ 1 تا 436 پر مشتمل ہے۔ اِس کتاب کی تالیف کا باعث یہ واقعہ ہوا کہ ہندوستان کی اسلام معاند تحریک آریہ سماج نے دسمبر 1907ء میں لاہور میں ایک مذہبی جلسہ کیا۔ اِس جلسہ کے منتظمین نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے متبعین کو خاص طور پر دعوت دی کہ وہ اس جلسہ میں شریک ہوں اور اسلام کی برتری اور صداقت پر مشتمل مضمون حاضرین کو سنائیں۔ آریوں نے یہ وعدہ کیا کہ اس اجتماع میں کسی مذہب کے خلاف دلآزار رویّہ اختیار نہیں کیا جائے گا۔ متانت اور تہذیب سے صرف اپنے اپنے مذاہب کی خوبیاں بیان ہوں گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس موقع کے لئے ایک مضمون تحریر فرمایا جو اِس جلد کے صفحہ 373 سے 436 پر موجود ہے۔ حضور نے اپنے متبعین کو آریوں کے وعدہ پر اعتبار کرتے ہوئے جلسہ میں شرکت کی تلقین فرمائی لیکن آریوں نے حسب عادت اپنی تقریروں میں اسلام پر انتہائی ناروا حملے کئے۔ قرآن کریم کو نشانۂ تضحیک بنایا اور سیّد المعصومین حضرت خاتم النبیین محمد مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر بے بنیاد اور ناپاک الزامات لگائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ''چشمہ معرفت'' میں آریوں کے انہی اعتراضات کا جواب اور بہتانات کا ردّ فرمایا ہے اور آریوں کو سمجھانے کے لئے قرآن کریم اور وید کی تعلیمات کا موازنہ، الٰہی کتاب کی صفات اور زندہ مذہب کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے اسلام کی برتری ثابت فرمائی ہے اور

حضرت خاتم النبیّین صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضان اور اسلام کی زندگی کے ثبوت میں علاوہ عقلی و نقلی دلائل کے اپنے وجود کو پیش فرمایا ہے۔ پہلے حصّے میں اعتراضات کا جواب ہے اور دوسرا حصّہ حضور کے اس مضمون پر مشتمل ہے جو اس جلسہ میں پڑھ کر سُنایا گیا۔ حضور نے اس کتاب میں باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے مسلمان ہونے کے ثبوت میں سکھوں کی مستند کتب سے باوا نانکؒ کی پیش کردہ اسلامی تعلیمات بھی پیش فرمائی ہیں۔ جہاں یہ کتاب وید اور آریہ دھرم کے ردّ میں ایک بلند پایہ علمی تصنیف ہے وہاں اس کے مطالعہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اسلام کے لئے غیرت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حقیقی عشق کا اظہار ہوتا ہے۔

(2) پیغام صلح: یہ کتاب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات سے دو روز قبل تحریر کی گئی تھی۔ جو کہ روحانی خزائن کے جلد 23 میں صفحہ 437 تا 488 پر مشتمل ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰؐ کو دیگر انبیاء علیہم السلام پر بہت سی فضیلتوں میں سے ایک یہ فضیلت عطا فرمائی تھی کہ آپؐ کو صرف ایک قوم کی طرف مبعوث نہیں فرمایا بلکہ تمام جہانوں کی اصلاح کے لئے امن و صلح اور محبت موجزن فرما کر آپؐ کو رحمۃ للعالمین کا لقب عطا فرمایا۔ بالکل اسی طرح آخرین کے دور میں مسیح محمدی یعنی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو بھی انسانیت کا درد، مخلوق خدا سے ہمدردی، صلح و آشتی اور محبت جیسے عظیم اخلاق سے متصف فرمایا۔ آپؑ کے روحانی خزائن اور علم کلام اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ آپؑ کی تحریرات ہوں یا ملفوظات، اشتہارات ہوں یا مکتوبات ہر سطر اور لفظ لفظ میں تلوار کی بجائے محبت سے دلوں کو فتح کرنے کا درس موجود ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کا قاری کسی بھی مکتبہ فکر سے تعلق رکھتا ہو اس کو آپؑ کے پر معارف کلام میں تاریخی نکات، ادبی عجائبات، تفسیری نوادرات، احادیث کے معارف، علمِ تحقیق و جستجو، علم الالسنہ یعنی زبان دانی کے اصول، تصوف، مذاہب کا تقابلی جائزہ اور اُمور معاد کی سائنٹفک تشریح پڑھنے کو ملے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہونے والی امن، صلح و آشتی اور رواداری کی صفات کی بات ہو رہی ہے تو آپؑ نے جہاں اس دور کے مذاہب کو محبت سے مخاطب کرتے ہوئے امن و امان کی طرف بلایا وہاں برصغیر کی دو بڑی قوموں یعنی مسلمانوں اور ہندوؤں میں صلح اور رواداری پیدا کرنے کے لئے ایک عظیم الشان کتاب تحریر فرمائی۔ جو پیغام صلح کے نام سے موسوم ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا آخری سفر لاہور مورخہ 29؍اپریل 1908ء کو فرمایا۔ آپؑ کی زندگی ویسے تو ہمیشہ معمور الاوقات رہی لیکن لاہور میں آپؑ کی مصروفیات کا رنگ ہی کچھ اور تھا۔ حضورؑ ہمہ وقت پیغام حق میں مصروف رہتے۔ آپؑ نے قیام لاہور کے دوران صرف تقاریر کے ذریعہ سے ہی اتمام حجت نہیں فرمائی بلکہ حضورؑ نے ان دنوں ایک عظیم الشان رسالہ پیغام صلح بھی لکھا جو حضور کی آخری تصنیف تھی۔ حضورؑ کے لکھے ہوئے مسودہ کو ساتھ ساتھ کاتب بھی لکھتا جاتا تھا۔ حضورؑ کو اپنی صحت کی وجہ سے یہ احساس تھا کہ تصنیف کا یہ کام جلد مکمل ہو جائے۔ بہرحال مشیت الٰہی میں جتنا حصہ لکھا جانا مقدر تھا وہ حضورؑ کی وفات سے پہلے پایہ تکمیل تک پہنچ گیا۔

حضورؑ نے اس میں دو بڑی قوموں یعنی مسلمانوں اور ہندوؤں کو صلح و آشتی کا شاندار پیغام دیا اور اتحاد و اتفاق کی ایک مضبوط اور مستحکم بنیاد قائم فرما دی نیز ہندو مسلم کشمکش کے مسئلہ کے خاتمہ کے لئے ایک نیا باب کھول دیا۔ آج کا ترقی یافتہ دور جہاں نئے سے نئے وسائل مہیا کر رہا ہے وہاں امن اور صلح کی بہت ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ جماعت احمدیہ خلافت کے ٹھنڈے اور پرسکون سایہ میں اور حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیمات کی روشنی میں امن کا علم بلند کئے ہوئے ہے۔ اس لئے آج حضرت مسیح موعودؑ کی ان تحریرات اور رشحات قلم کو منظر عام پر لانے کی ضرورت ہے۔ جماعت احمدیہ ہر مذہب اور مکتبہ فکر کو صلح کا پیغام دیتی چلی آئی ہے اور آج بھی خلیفہ وقت کی سرکردگی میں ہر مثبت انداز میں امن و صلح کو پھیلانے کے لئے کوشاں ہے۔

حضورؑ نے فرمایا ہے کہ اسلام کی تعلیم تو یہ ہے کہ تمام مذاہب کے مسلمہ بزرگوں اور صلحاء کا احترام کیا جائے۔ آپؑ نے اسلام کا یہ اصل صرف اسی کتاب میں ہی بیان نہیں فرمایا بلکہ کئی کتب میں اس کی تفصیل

موجود ہے۔

حضورؑ نے اس میں ایک بہت ہی پُرحکمت معاہدہ بھی تجویز فرمایا ہے کہ اگر ہندو اور آریہ تیار ہوں کہ وہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا سچا نبی مان لیں اور آئندہ توہین اور تکذیب چھوڑ دیں تو آپؑ اس اقرار نامہ پر دستخط کرنے کو تیار ہیں کہ احمدی سلسلہ کے لوگ ہمیشہ وید کے مصدق ہوں گے۔ حضورؑ فرماتے ہیں: ’’پیارو! صلح جیسی کوئی بھی چیز نہیں۔ آؤ ہم اس معاہدہ کے ذریعہ سے ایک ہو جائیں۔‘‘ (صفحہ 17-18)

آنحضورؐ کے ذریعہ کی گئی اصلاح کے بارے میں آپ علیہ السلام نے فرمایا: ’’پہلا مقصد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عرب کی اصلاح تھی .... جب ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کی اصلاح کے لئے کھڑے ہوئے اور اپنی باطنی توجہ سے اُن کے دلوں کو صاف کرنا چاہا۔ تو اُن میں تھوڑے ہی دنوں میں ایسی تبدیلی پیدا ہوگئی۔ کہ وہ وحشیانہ حالت سے انسان بنے۔ اور پھر انسان سے مہذب انسان اور مہذب انسان سے با خدا انسان، اور آخر خدا تعالیٰ کی محبت میں ایسے محو ہو گئے کہ انہوں نے ایک بے حس عضو کی طرح ہر ایک دُکھ کو برداشت کیا۔‘‘ (صفحہ 25)

حضرت مسیح موعودؑ کی یہ عظیم الشان کتاب جونہی شائع ہو کر منظر عام پر آئی صلح کے اس پیغام کا ہر طرف چرچا ہونا شروع ہوگیا۔ اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور، نے 7 ستمبر 1908ء کے پرچہ میں پیغام صلح پر زبردست خراج تحسین پیش کیا۔

حضورؑ کے اِس آخری مقدس پیغام کو عوام تک براہ راست پہنچانے کے لئے مؤرخہ 21 جون کو پنجاب یونیورسٹی لاہور کے ہال میں رائے پرتول چند صاحب جج چیف کورٹ کی زیر صدارت ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں پیغام صلح کا مطبوعہ مضمون بلند آواز سے پڑھا گیا جسے حاضرین نے بہت سراہا۔ اندرون ملک میں اس کتاب کی مقبولیت اور پسندیدگی کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ خود ہندوؤں نے اس کی تائید کی اور اس پر عمدہ رائے کا اظہار کیا چنانچہ اخبار ’’ہندو پیٹریاٹ‘‘ مدراس نے لکھا۔ ’’وہ عظیم الشان طاقت اور اعلیٰ درجہ کی ہمدردی جو قادیان کے بزرگ کے اس آخری پیغام صلح سے ظاہر ہوتی ہے وہ یقیناً ایک خاص امتیاز کے ساتھ اسے ایک عظیم الشان انسان ثابت کرتی ہے ... ایسی اپیل ایسے عظیم الشان انسان کی طرف سے یونہی ضائع نہیں جانی چاہئے۔ اور ہر ایک محب وطن ہندوستانی کا مدعا ہونا چاہئے کہ وہ مجوزہ صلح کو عملی رنگ اپنانے کی کوشش کرے۔‘‘

(ریویو آف ریلیجنز اُردو 1908ء صفحہ 440 تا 444)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کر کے کما حقہ استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

اعلان منظوری صدر مجلس و نائب صدر صف دوم
مجلس انصاراللہ بھارت
برائے سال 2022ء تا 2023ء

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بطور صدر مجلس انصار اللہ بھارت مکرم مولانا عطاء المجیب لون صاحب (پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان) اور بطور نائب صدر صف دوم مکرم شیخ مجاہد احمد صاحب شاستری (مینیجر ہفت روزہ اخبار بدر قادیان) کی منظوری اگلے دو سال کی ٹرم 2022ء تا 2023ء کیلئے مرحمت فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر دو کو مقبول خدمات دینیہ بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ تمام ناظمین وزعماء کرام نیز تمام اراکین مجالس انصاراللہ بھارت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔ (قائد عمومی مجلس انصاراللہ بھارت)

حقیقی انصار اللہ کے معیار کی بابت بصیرت افروز بیان

اختتامی خطاب امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

﴿برموقع سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ یوکے فرمودہ 08 ستمبر 2021ء﴾

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۳﴾ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۴﴾ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ﴿۵﴾ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۶﴾ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴿۷﴾

عہد انصار اللہ: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موقع پر فرمایا کہ انبیاء کو بھی جب مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰہِ (آل عمران:53) یعنی کون ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف لے جانے میں میرے مددگار ہوں، کہنا پڑا تو اس لیے کہ عظیم اور بڑے کاموں کو چلانے کے لیے مددگاروں کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ قانونِ قدرت ہے کہ جو کام بہت سے لوگوں کے کرنے کا ہو اُسے احسن رنگ میں کرنے کے لیے بہت سے لوگ چاہئیں اور ایک آدمی نہیں کر سکتا اور باوجود اس کے کہ انبیاء توکّل کے اعلیٰ معیار پر ہوتے ہیں، تحمل اور مجاہدات کے اعلیٰ معیار پر ہوتے ہیں وہ اِسی قانون قدرت کے مطابق مددگاروں کو بلاتے ہیں۔

(ماخوذ از براہین احمدیہ حصہ دوم روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 59-60)

پس آپ جو اپنے آپ کو انصار اللہ کہتے ہیں

اس بات کو ہر وقت سامنے رکھیں

کہ انصار اللہ تبھی کہلا سکتے ہیں جب اس زمانے کے امام، اللہ تعالیٰ کے فرستادے، مسیح موعود اور مہدی معہودؑ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے صرف نام کے انصار اللہ نہ ہوں بلکہ اس روح کو سمجھتے ہوئے نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ (آل عمران:53) کا نعرہ لگائیں۔ اللہ تعالیٰ نے اِس زمانے میں تکمیلِ اشاعت دین کا کام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سپرد کیا ہے یعنی تبلیغِ اسلام کا عظیم کام آپؑ کے سپرد کیا گیا ہے اور یہی کام کرنے کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کے افراد سے توقع کی ہے اور انصار اللہ کو سب سے بڑھ کر اس کا مخاطب اپنے آپ کو سمجھنا چاہیے۔ پس ہمیں اپنے عہد بیعت کو نبھانے کے لیے، اپنے **انصار اللہ کے عہد کو نبھانے کے لیے**، اس عظیم کام میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مددگار بننے کے لیے، اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ اس عظیم کام کو سرانجام دینے کے لیے میدان میں اترنا ہوگا، تبھی ہم

حقیقی انصار اللہ

کہلا سکتے ہیں۔ صرف منہ سے دعویٰ کر دینا کہ ہم انصار اللہ ہیں کافی نہیں ہے۔ اس کے لیے ہمیں اپنے جائزے بھی لینے ہوں گے کہ کس طرح ہم اس عظیم کام کو سرانجام دے سکتے ہیں۔ ہمیں اپنی حالتوں کو دیکھنا ہوگا کہ کیا وہ اس معیار کی ہیں جو بڑے بڑے کام سرانجام دینے کے لیے ہونی چاہئیں اور جس کی اس وقت دین کو ضرورت ہے۔

قابل فکر وشرم: دین کا پیغام دنیا کے کونے کونے میں پھیلانا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ اس کے لیے ہمیں تعلق باللہ میں بھی ترقی کرنی ہوگی، تقویٰ میں بھی ترقی کرنی ہوگی، اپنے علم کو بڑھانے کی کوشش بھی کرنی ہوگی، اللہ تعالیٰ کے احکامات پر پوری طرح کاربند رہنے کے لیے بھی کوشش کرنی ہوگی۔ پس ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم نے اپنی حالتوں میں وہ تبدیلی پیدا کر لی

ہے یا اس تبدیلی کے پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کو آگے بڑھانے کے لیے ضروری ہے، جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مددگار بننے کے لیے ضروری ہے۔ اگر نہیں تو ہمارا نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہ کا نعرہ بے مقصد اور بے بنیاد ہے۔ ہم میں سے بعض کا تو یہ حال ہے کہ خدام الاحمدیہ کی ابتدائی عمر کے خدام مجھ سے یہ پوچھتے ہیں کہ اگر ہمارے بڑے قابلِ اصلاح ہیں تو ہمیں اس کے لیے کیا کرنا چاہیے۔ جہاں یہ بات خوش کن ہے کہ ہمارے نوجوانوں میں یہ سوچ پیدا ہو رہی ہے کہ ہمارے بڑوں کے تقویٰ کے معیار وہ نہیں جو ہونے چاہئیں اور ہم اس کی اصلاح کس طرح کر سکتے ہیں وہاں قابلِ فکر اور قابلِ شرم ہے ان لوگوں کے لیے جو بجائے نوجوانوں کے لیے نمونہ بننے کے ان کو فکر مند کر رہے ہیں۔ پھر کس منہ سے ہم نعرہ لگا سکتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے لیے مددگار ہیں۔ پس ایسے لوگوں کے لیے بہت سوچنے کا مقام ہے۔ ہمیں بہت گہرائی میں جا کر اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مددگار کس طرح بن سکتے ہیں۔

پس ہر ایک اپنے اندر کا جائزہ لے اور تلاش کرے کہ ہمیں کس چیز کی ضرورت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم سے کیا چاہتے ہیں

ہمیں اس معیار کو حاصل کرنے کے لیے اپنے اندرونے کو کھنگالنا ہوگا، اپنے اندر جھانکنا ہوگا تبھی ہمیں پتہ چلے گا کہ کس قسم کے احمدی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں دیکھنا چاہتے ہیں۔

اس وقت مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض ارشادات سامنے رکھنا چاہتا ہوں جن سے ہمیں ان معیاروں کا پتہ چلے جو ہم نے حاصل کرنے ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک موقع پر فرماتے ہیں ''اس سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے خود اپنے ہاتھ سے قائم کیا ہے اور اس پر بھی ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سے لوگ آتے ہیں اور وہ صاحب اغراض ہوتے ہیں۔'' یعنی ان کی کوئی ذاتی غرضیں ہوتی ہیں۔ ''اگر اغراض پورے ہو گئے تو خیر ورنہ کدھر کا دین اور کدھر کا ایمان۔ لیکن اگر اس کے مقابلہ میں صحابہؓ کی زندگی میں نظر کی جاوے تو

100 سال قبل جنوری 1922ء

صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب لیفٹیننٹ:

''1922ء کے آغاز میں دوسری ملکی جماعتوں اور قوموں کی طرح ٹیریٹوریل فورس میں جماعت احمدیہ کی بھی ایک کمپنی جالندھر میں قائم کی گئی۔ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب 1939ء تک اس کمپنی کی کمان کرتے رہے۔ آپ کی طبیعت میں اللہ تعالیٰ نے اِختراع کا ایک خاص ملکہ عطا فرمایا ہے چنانچہ آپ نے بندوق کی ایسی گولی ایجاد کی ہے جو بڑے بڑے جانور کے پار نکل جاتی ہے۔ اور اُس کی ہلاکت کا باعث بنتی ہے... آپ کے اخلاقِ فاضلہ کا بڑے بڑے افسروں کو بھی اقرار ہے۔ فوجی کام میں خاص دلچسپی لیتے ہیں۔ آپ کا نشانہ نہایت اعلیٰ درجہ کا ہے، نشانہ بازی میں بھی ایک ایسا آلہ ایجاد کر رہے ہیں جس کے ذریعہ سے دور فاصلے کی چیز بہت قریب نظر آنے لگے گی۔ اور نشانہ کبھی خطا نہ جائے گا۔''

مبلغ گولڈ کوسٹ غانا کو ہدایات:

مؤرخہ 23 جنوری 1922ء کی صبح کو حکیم فضل الرحمٰن صاحب مغربی افریقہ روانہ ہونے والے تھے۔ حضورؓ نے اُن کو تحریری اور زبانی ہر دو طرح ہدایات دیں جن کا ملخص یہ تھا۔ (1) وہاں کی زبان سیکھیں (2) نہایت محبت اور حکمت سے کام لیں (3) وہ قومیں اپنے سرداروں کا بہت اَدب کرتی ہیں اس لئے اُن سے معاملہ کرتے وقت کوئی ایسی بات نہ ہو جو اُن کو بُری لگے۔ جب ان کو نصیحت کریں تو علیحدگی میں کریں (4) ان کی دماغی قابلیت کے لحاظ سے تدریجاً علم دین سکھائیں (5) ہمیشہ چست رہیں (6) اپنا کام کرتے وقت دوسروں پر نگاہ مت رکھیں (7) اخلاق کا خاص خیال رکھیں اور حکام سے معاملہ کرتے وقت مناسب ادب سے پیش آئیں (8) افریقنوں کا تاثر ہے کہ دنیا ہم سے نفرت کرتی ہے مگر آپ اُن سے محبت کا معاملہ کریں (9) عادات، لباس اور کھانے پینے میں ہمیشہ کفایت مدِّنظر رہے۔ (تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 292)

ان میں ایک بھی ایسا واقعہ نظر نہیں آتا۔ انہوں نے کبھی ایسا نہیں کیا۔'' فرمایا کہ ''ہماری بیعت تو بیعتِ توبہ ہی ہے لیکن ان لوگوں کی بیعت تو سر کٹانے کی بیعت تھی۔'' میری بیعت کی ہے تم نے تو یہ اس لیے کہ ہم اپنے گناہوں سے توبہ کرتے ہیں۔ ہم یہ عہد کرتے ہیں کہ نیکیوں کو قائم کریں گے، ہم یہ عہد کرتے ہیں کہ اسلام کی تبلیغ کو دنیا میں پھیلائیں گے اور اپنی حالتوں کو بدلیں گے لیکن جو پرانے لوگ تھے، صحابہ تھے، انہوں نے جو بیعت کی تھی وہ زمانہ تو ایسا تھا جب ظلموں کی انتہا تھی اور جنگیں بھی ہو رہی تھیں، جنگیں ٹھونسی جاتی تھیں اور سر کٹوائے جاتے تھے۔ فرمایا کہ ''ایک طرف بیعت کرتے تھے اور دوسری طرف اپنے سارے مال ومتاع، عزت وآبرو اور جان و مال سے دستکش ہو جاتے تھے گویا کسی چیز کے بھی مالک نہیں ہیں اور اس طرح پر ان کی کُل امیدیں دنیا سے منقطع ہو جاتی تھیں۔ ہر قسم کی عزت وعظمت اور جاہ و حشمت کے حصول کے ارادے ختم ہو جاتے تھے۔ کس کو یہ خیال تھا کہ ہم بادشاہ بنیں گے یا کسی ملک کے فاتح ہوں گے۔ یہ باتیں ان کے وہم وگمان میں بھی نہ تھیں بلکہ وہ تو ہر قسم کی امیدوں سے الگ ہو جاتے تھے اور ہر وقت خدا تعالیٰ کی راہ میں ہر دکھ اور مصیبت کو لذت کے ساتھ برداشت کرنے کو تیار ہو جاتے تھے یہاں تک کہ جان تک دینے کو آمادہ رہتے تھے۔ ان کی اپنی تو یہی حالت تھی کہ وہ اس دنیا سے بالکل الگ اور منقطع تھے لیکن یہ الگ امر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر اپنی عنایت کی اور ان کو نوازا اور ان کو جنہوں نے اس راہ میں اپنا سب کچھ قربان کر دیا تھا ہزار چند کر دیا۔'' (ملفوظات جلد5 صفحہ 397-398)

انصاراللہ کا معیار: یہ تو ایک احمدی کا معیار ہے جو بیعت کر کے سلسلہ میں شامل ہوتا ہے جس کی حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام اس سے توقع رکھ رہے ہیں لیکن

جو لوگ اپنے آپ کو انصاراللہ کہتے ہیں ان کا کیا معیار ہونا چاہیے۔

خود ہی ہمیں اپنے جائزے لینے ہوں گے۔ ایک موقع پر آپؑ نے فرمایا کہ ''لوگ حقیقتِ اسلام سے بالکل دور جا پڑے ہیں۔'' پتہ ہی نہیں کہ اسلام کی حقیقت کیا ہے۔ ''اسلام میں حقیقی زندگی ایک موت چاہتی ہے جو تلخ ہے لیکن جو اس کو قبول کرتا ہے آخر وہی زندہ ہوتا ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ انسان دنیا کی خواہشوں اور لذتوں کو ہی جنت سمجھتا ہے حالانکہ وہ دوزخ ہے اور سعید آدمی خدا کی راہ میں تکالیف کو قبول کرتا ہے اور وہی جنت ہوتی ہے۔ اِس میں کوئی شک نہیں کہ دنیا فانی ہے اور سب مرنے کے لیے پیدا ہوئے ہیں آخر ایک وقت آجاتا ہے کہ سب دوست، آشنا، عزیز واقارب جدا ہو جاتے ہیں۔ اس وقت جس قدر ناجائز خوشیوں اور لذتوں کو راحت سمجھتا ہے وہ تلخیوں کی صورت میں نمودار ہو جاتی ہیں۔ سچی خوشحالی اور راحت تقویٰ کے بغیر حاصل نہیں ہوتی اور تقویٰ پر قائم ہونا گویا زہر کا پیالہ پینا ہے'' بہت مشکل کام ہے۔ بہت محنت کرنی پڑتی ہے اس کے لیے۔ فرمایا کہ ''متقی کے لیے خدا تعالیٰ ساری راحتوں کے سامان مہیا کر دیتا ہے۔ مَنۡ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجۡعَلۡ لَّہٗ مَخۡرَجًا۔ وَّیَرۡزُقۡہُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ (الطلاق:3-4) پس خوشحالی کا اصول تقویٰ ہے لیکن حصولِ تقویٰ کے لئے نہیں چاہیے کہ ہم شرطیں باندھتے پھریں۔ تقویٰ اختیار کرنے سے جو مانگو گے ملے گا۔ خدا تعالیٰ رحیم وکریم ہے۔ تقویٰ اختیار کرو جو چاہو گے وہ دے گا۔ جس قدر اولیاء اللہ اور اقطاب گذرے ہیں انہوں نے جو کچھ حاصل کیا تقویٰ ہی سے حاصل کیا۔ اگر وہ تقویٰ اختیار نہ کرتے تو وہ بھی دنیا میں معمولی انسانوں کی حیثیت سے زندگی بسر کرتے۔ دس بیس کی نوکری کر لیتے یا کوئی اور حرفہ یا پیشہ اختیار کر لیتے۔ اس سے زیادہ کچھ نہ ہوتا۔ مگر آج جو عروج ان کو ملا اور جس قدر شہرت اور عزت انہوں نے پائی یہ سب تقویٰ ہی کی بدولت تھی۔ انہوں نے ایک موت اختیار کی اور زندگی اس کے بدلہ میں پائی۔'' (ملفوظات جلد5 صفحہ 106-107)

انصاراللہ کی عمر: انصار اللہ کی عمر تو ایسی عمر ہے کہ جس میں اگلی زندگی کا سفر زیادہ واضح نظر آتا ہے اور آنا چاہیے۔ جتنی عمر بڑھتی ہے موت اتنی ہی قریب ہوتی جاتی ہے۔ اس میں ہماری ترجیحات کیا ہونی چاہئیں پھر میں کہوں گا اس کا اندازہ ہم خود ہی سوچ کر لگا سکتے ہیں۔ پھر

انسانی پیدائش کے مقصد

کے بارے میں بیان فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ''ایسے بنو کہ تا تم پر خدا تعالیٰ کی برکات اور اس کی رحمت

کے آثار نازل ہوں۔ وہ عمروں کو بڑھا بھی سکتا ہے مگر ایک وہ شخص جس کا عمر پانے سے مقصد صرف ورلی دنیا ہی کے لذائذ اور حظوظ ہیں اس کی عمر کیا فائدہ بخش ہو سکتی ہے؟ اس میں تو خدا کا حصہ کچھ بھی نہیں۔ وہ اپنی عمر کا مقصد صرف عمدہ کھانے کھانے اور نیند بھر کے سونے اور بیوی بچوں اور عمدہ مکان کے یا گھوڑے وغیرہ رکھنے یا عمدہ باغات یا فصل پر ہی ختم کرتا ہے۔ وہ تو صرف اپنے پیٹ کا بندہ اور شکم کا عابد ہے۔'' وہ انہی کی عبادت کرتا ہے، اللہ کی عبادت تو نہیں کرتا۔ ''اس نے تو اپنا مقصود ومطلوب اور معبود صرف خواہشاتِ نفسانی اور لذائذِ حیوانی ہی کو بنایا ہوا ہے مگر خدا تعالیٰ نے انسان کے سلسلۂ پیدائش کی علت غائی صرف اپنی عبادت رکھی ہے۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذاریات: 57) پس حصر کر دیا ہے کہ صرف صرف عبادتِ الٰہی مقصد ہونا چاہیے۔'' محدود کر دیا ہے، انسان کو پابند کر دیا ہے کہ عبادتِ الٰہی تمہارا مقصد ہونا چاہیے' اور صرف اسی غرض کے لیے یہ سارا کارخانہ بنایا گیا ہے۔ برخلاف اس کے اَور ہی اَور ارادے اور

اَور ہی اَور خواہشات ہیں۔'' لیکن عموماً کیا ہوتا ہے اس کے بالکل برخلاف ہو رہا ہے اور مختلف ارادے ہیں اور مختلف خواہشات ہیں۔ فرمایا ''بھلا سوچو تو سہی کہ ایک شخص ایک شخص کو بھیجتا ہے کہ میرے باغ کی حفاظت کر۔ اس کی آبپاشی اور شاخ تراشی سے اسے عمدہ طور کا بنا اور عمدہ عمدہ پھول، بیل بوٹے لگا کہ وہ ہرا بھرا ہو جاوے۔ شاداب اور سرسبز ہو جاوے مگر بجائے اس کے وہ شخص آتے ہی جتنے عمدہ عمدہ پھل پھول اس میں لگے ہوئے تھے ان کو کاٹ کر ضائع کر دے یا اپنے ذاتی مفاد کے لیے فروخت کر لے اور ناجائز دست اندازی سے باغ کو ویران کر دے تو بتاؤ کہ وہ مالک جب آوے گا تو اس سے کیسا سلوک کریگا؟'' پس

انصار اللہ کا کام تو باغ کی نگہداشت کرنا ہے۔

باغوں کے پھل پھول کی حفاظت کرنا ہے۔ باغوں کی نوجوان کلیوں کو سنبھالنا ہے نہ کہ ان میں یہ احساس پیدا کرنا کہ ہمارے بڑے غلطی کر رہے ہیں۔ پس بہت سوچنے کا مقام ہے۔'' خدا نے تو بھیجا تھا کہ

''میں سچ کہتا ہوں کہ قرآن شریف ایسی کامل اور جامع کتاب ہے کہ کوئی کتاب اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی'' (ملفوظات جلد 4 صفحہ 610)
(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ZISHAN AHMAD AMROHI (Prop.)

ADNAN TRADING Co.
LEATHER JACKET MANUFACTURER
Amroha-244221 (U.P.)

Mobile
7830665786
9720171269

عبادت کرے اور حق اللہ اور حق العباد کو بجالاوے مگر یہ آتے ہی بیویوں میں مشغول، بچوں میں محو اور اپنے لذائذ کا بندہ بن گیا اور اس اصل مقصد کو بالکل بھول ہی گیا۔ بتاؤ اس کا خدا کے سامنے کیا جواب ہوگا؟''

فرمایا ''دنیا کے یہ سامان اور یہ **بیوی بچے اور کھانے پینے تو اللہ تعالیٰ نے صرف بطور بھاڑہ کے بنائے تھے** جس طرح ایک یکہ بان چند کوس تک ٹٹو سے کام لے کر جب سمجھتا ہے کہ وہ تھک گیا ہے'' اس کے ٹانگے کا گھوڑا تھک گیا ہے۔ ''اسے کچھ نہاری اور پانی وغیرہ دیتا ہے اور کچھ مالش کرتا ہے تا اس کی تھکان کا کچھ علاج ہو جاوے اور آگے چلنے کے قابل ہو اور درماندہ ہو کر کہیں آدھ میں ہی نہ رہ جائے اس سہارے کے لئے اسے نہاری دیتا ہے۔ سو یہ دنیوی آرام اور عیش اور بیوی بچے اور کھانے کی خوراکیں بھی اسی طرح اللہ تعالیٰ نے بھاڑے مقرر کئے ہیں کہ تا وہ تھک کر اور درماندہ ہو کر بھوک سے پیاس سے مر نہ جاوے اور اس کے قویٰ کے تحلیل ہونے کی تلافی مافات ہوتی جاوے۔ پس یہ چیزیں اس حد تک جائز ہیں کہ انسان کو اس کی عبادت اور حق اللہ اور حق العباد کے پورا کرنے میں مدد دیں۔'' دنیاوی چیزیں اس لیے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حق ادا کیے جائیں، بندوں کے حق ادا کیے جائیں، اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کیا جائے، اپنے مقصد پیدائش کو پہچانا جائے'' ورنہ اس حد سے آگے نکل کر وہ حیوانوں کی طرح صرف پیٹ کا بندہ اور شکم کا عابد بنا کر مشرک بناتی ہیں اور وہ اسلام کے خلاف ہیں۔ سچ کہا ہے کسی نے

خوردن برائے زیستن و ذکر کردن است
تُو معتقد کہ زیستن از بہر خوردن است''

حقیقی انصار:

کہ کھانا تو جینے اور یاد خداوندی کے لیے ہے۔ تُو صرف یہی سمجھتا ہے کہ زندگی محض کھانے کے لیے ہے؟ نہیں! فرمایا کہ ''مگر اب کروڑوں مسلمان ہیں کہ انہوں نے عمدہ عمدہ کھانے کھانا عمدہ عمدہ مکانات بنانا اعلیٰ درجہ کے عہدوں پر ہونا ہی اسلام سمجھ رکھا ہے۔ مومن شخص کا کام ہے کہ پہلے اپنی زندگی کا مقصد اصلی معلوم کرے اور پھر اس کے مطابق کام کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قُلۡ مَا یَعۡبَؤُا بِکُمۡ رَبِّیۡ لَوۡلَا دُعَآؤُکُمۡ (الفرقان:78) خدا کو تمہاری پروا ہی کیا ہے اگر تم اس کی عبادت نہ کرو اور اس سے دعائیں نہ مانگو۔ یہ آیت بھی اصل میں پہلی آیت وَمَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَالۡاِنۡسَ اِلَّا لِیَعۡبُدُوۡنِ (الذاریات:57) ہی کی شرح ہے۔ جب خدا تعالیٰ کا ارادہ انسانی خلقت سے صرف عبادت ہے تو مومن کی شان نہیں کہ کسی دوسری چیز کو عین مقصود بنا لے۔

حقوق نفس تو جائز ہیں مگر نفس کی بے اعتدالیاں جائز نہیں۔''

نفس کے حق جائز ہیں، ادا کرو، کرنے چاہئیں لیکن حد سے بڑھ کے نہیں۔ ''حقوق نفس بھی اس لئے جائز ہیں کہ تا وہ درماندہ ہو کر رہ ہی نہ جائے۔ تم بھی ان چیزوں کو اسی واسطے کام میں لاؤ۔ ان سے کام اس واسطے لو کہ یہ تمہیں عبادت کے لائق بنائے رکھیں نہ اس لئے کہ وہی تمہارا مقصود اصلی ہوں۔'' (ملفوظات جلد 5 صفحہ 247-249)

پس یہ ہے معیار جو ہم نے حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے اور کوشش کرنی چاہیے۔ اگر زندگی کے اس مقصد کو ہم سمجھ گئے تو ہم حقیقی انصار میں شامل ہو جائیں گے کیونکہ یہی معیار حاصل کرنے والے وہ

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''معوذتین کے ذریعہ اللہ کی پناہ مانگو، کسی پناہ مانگنے والے کیلئے ان دو سورتوں سے بہتر کوئی سورۃ نہیں'' (ابوداؤد)

طالب دعا:

پروفیسر ڈاکٹر کے ایس انصاری سابق امیر و قاضی جماعتِ احمدیہ حیدرآباد،
سابق پرنسپل گورنمنٹ نظامیہ طبی کالج حیدرآباد، سابق میڈیکل سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ نظامیہ جنرل ہسپتال حیدرآباد، سابق ایکسپرٹ جموں کشمیر پبلک سروس کمیشن

ANSARI CLINIC UNANI MANZIL, MAHDIPATNAM, HYDERABAD, TELANGANA

انصاری کلینک یونانی منزل، مہدی پٹنم، حیدرآباد

✆:98490005318

لوگ ہیں جو نبی کے حقیقی مددگار بن سکتے ہیں۔

پھر یہ بات بیان فرماتے ہوئے کہ عبادت کے معیار ایک حقیقی مومن کے کیا ہونے چاہئیں، عبادت کس طرح کی جائے، آپ علیہ السلام نے ہمیں سمجھایا کہ عبادت اللہ تعالیٰ کی محبتِ ذاتی سے رنگین ہو کر کرو، خلاصہ یہ ہے۔ اس کی تفصیل بیان فرماتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں کہ ”میں دوزخ اور بہشت پر ایمان لاتا ہوں کہ وہ حق ہے اور ان کے عذاب اور اکرام اور لذائذ سب حق ہیں لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ انسان خدا کی عبادت دوزخ یا بہشت کے سہارے سے نہ کرے بلکہ محبت ذاتی کے طور پر کرے۔ دوزخ بہشت کا انکار مَیں کفر سمجھتا ہوں اور اس سے یہ نتیجہ نکالنا حماقت ہے بلکہ میرا مطلب یہ ہے کہ عبادت اللہ تعالیٰ کی محبت ذاتی سے رنگین ہو کر کرے جیسے ماں اپنے بچہ کی پرورش کرتی ہے کیا اس امید پر کہ وہ اسے کھلائے گا۔ نہیں بلکہ وہ جانتی ہی نہیں کہ کیوں اس کی پرورش کر رہی ہے یہاں تک کہ اگر بادشاہ اس کو حکم دیدے کہ تُو اگر بچے کی پرورش نہ کرے گی اور اس سے یہ بچہ مر بھی جاوے تو تجھ کو کوئی سزا نہ دی جاوے گی بلکہ انعام ملے گا۔ تو وہ اس حکم سے خوش ہوگی یا بادشاہ کو گالیاں دے گی؟ یہ محبتِ ذاتی ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کی عبادت کرنی چاہیے نہ کہ کسی جزا سزا کے سہارے پر۔ محبت ذاتی میں اغراض فوت ہو جاتے ہیں۔“ اگر محبت ذاتی ہو تو پھر کوئی غرض نہیں رہتی ”اور خدا تو وہ خدا ہے جو ایسا رحیم و کریم ہے کہ جو اس کا انکار کرتے ہیں ان کو بھی رزق دیتا ہے۔ کیا سچ کہا ہے ؎

دوستاں را کجا کنی محروم

تو کہ با دشمناں نظر داری“

دوستوں کو تُو کب محروم کرے جبکہ تُو تو دشمنوں کی بھی دیکھ بھال کرتا رہتا ہے۔ ”جب وہ دشمنوں کو محروم نہیں کرتا تو دوستوں کو کب ضائع کر سکتا ہے۔“ فرمایا کہ ”حضرت داؤدؑ کا قول ہے کہ میں جوان تھا اب بوڑھا ہو گیا ہوں مگر میں نے متقی کو کبھی ذلیل و خوار نہیں دیکھا۔“

پھر فرماتے ہیں کہ ”............

اصل غرض انسان کی محبتِ ذاتی ہونی چاہیے

اس سے جو کچھ اطاعت اور عبادت ہوگی وہ اعلیٰ درجہ کے نتائج اپنے ساتھ رکھے گی۔ ایسے لوگ خدا تعالیٰ کے مبارک بندے ہوتے ہیں وہ جس گھر میں ہوں وہ گھر مبارک اور جس شہر میں ہوں وہ شہر مبارک۔ اس کی برکت سے بہت سی بلائیں دور ہو جاتی ہیں۔ اس کی ہر حرکت و سکون اس کے در و دیوار پر خدا کی برکت اور رحمت نازل ہوتی ہے۔ میں اسی راہ کو سکھانا چاہتا ہوں، اسی غرض کے لیے خدا تعالیٰ نے مجھے مامور کیا ہے۔“ فرمایا ”یقیناً یاد رکھو کہ پوست کام نہیں آتا بلکہ مغز کی ضرورت ہے۔ لکھا ہے کہ ایک یہودی سے کسی مسلمان نے کہا کہ تُو مسلمان ہو جا۔ کہا کہ میں تیرے قول کو تیرے فعل (کی وجہ سے) نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔“ ایک یہودی سے کسی مسلمان نے کہا کہ تُو مسلمان ہو جا یہودی نے جواب دیا کہ میں تو تیرے قول کو، تیری باتوں کو، تیرے فعل کی وجہ سے نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں، تُو مجھے کہہ

”حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھنے کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دی جائے
اس سے ہمیں مخالفین کے اعتراضوں کے جواب بھی ملیں گے
اور قرآن کریم کے علوم کی بھی معرفت ہمیں حاصل ہوگی“ (الفضل انٹرنیشنل 2 تا 8 جولائی 2004)

{ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز}

*** پروپرائٹر حمید احمد غوری ***

فرید انجینئرنگ ورکس اینڈ رولنگ شٹر حیدر آباد، تلنگانہ

بیٹے کا نام خالد: رہا ہے مسلمان ہو جا۔لیکن جو تیری باتیں ہیں وہ اَور ہیں، تیرا عمل بالکل اَور ہے اور مجھے تو اس چیز سے نفرت ہے، کس بات پر تم مجھے بلا رہے ہو، کس بات کے لیے بلا رہے ہو کہ میں مسلمان ہو جاؤں، کیا تبلیغ مجھے کر رہے ہو؟ کہنے لگا یہودی کہ ”مَیں نے اپنے بیٹے کا نام خالد رکھا تھا۔“ اب خالد کا مطلب ہے ہمیشہ رہنے والا ۔ کہتا ہے ”حالانکہ شام تک میں اس کو قبر میں دفن کر آیا۔“ اس نام رکھنے کے باوجود وہ زندہ نہیں رہا، شام تک میں نے اس کو دفنا بھی دیا۔تو ناموں سے تو کچھ بھی نہیں ہوتا۔تم نام کے مسلمان کہلاتے ہو، نام کے انصار اللہ کہلاتے ہو تو اس سے تو کچھ نہیں بنے گا جب تک کہ قول و فعل ایک نہیں ہو جاتے۔ پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ

”نام کچھ حقیقت اپنے اندر نہیں رکھتا جب تک کام نہ ہو۔

اسی طرح پر خدا تعالیٰ مغز اور حقیقت کو چاہتا ہے، رسم اور نام کو پسند نہیں کرتا۔ جب انسان سچے دل سے سچے اسلام کی تلاش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اس کو اپنی راہیں دکھا دیتا ہے جیسے فرمایا۔ وَالَّذِیۡنَ جَاہَدُوۡا فِیۡنَا لَنَہۡدِیَنَّہُمۡ سُبُلَنَا (العنکبوت:70) خدا تعالیٰ بخیل نہیں اگر انسان مجاہدہ کرے گا تو وہ یقیناً اپنی راہ کو ظاہر کر دے گا۔“

فرمایا کہ ”............مومن حقیقی مسیح کے وقت وہی ہوگا جو اس کے تابع ہوگا۔“ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 107-109)

اور جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ وہی مسیح موعود ہونے کا ہے تو پھر اسی طرح ہمیں ان باتوں کی پابندی بھی کرنی ہوگی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں فرمائی ہیں اور وہ کیا ہے؟ خدا اور اس کے رسول کے احکامات پر عمل کرو۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں ”اس سلسلہ سے خدا تعالیٰ نے یہی چاہا ہے اور اس نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ تقویٰ کم ہو گیا ہے۔بعض تو کھلے طور پر بے حیائیوں میں گرفتار ہیں اور فسق و فجور کی زندگی بسر کرتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو ایک قسم کی ناپاکی کی ملونی اپنے اعمال کے ساتھ رکھتے ہیں مگر انہیں نہیں معلوم کہ اگر اچھے کھانے میں تھوڑا سا زہر پڑ جاوے تو وہ سارا زہریلا ہو جاتا ہے اور بعض ایسے ہیں جو چھوٹے چھوٹے (گناہ) ریاکاری وغیرہ جن کی شاخیں باریک ہوتی ہیں ان میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔اب اللہ تعالیٰ نے یہ ارادہ کیا ہے کہ وہ دنیا کو تقویٰ اور طہارت کی زندگی کا نمونہ دکھائے۔اسی غرض کے لئے اس نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے۔ وہ تطہیر چاہتا ہے اور ایک پاک جماعت بنانا اس کا منشاء ہے۔“

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 96-97)

پس اس بات کے بعد ہمیں اپنے جائزے لینے چاہئیں کہ ہماری حقیقت میں تطہیر ہوگئی ہے؟ کیا ہم نے اپنی زندگیوں کو اتنا پاک کر لیا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہم سے چاہتے ہیں یا اس کے لیے کوشش کر رہے ہیں؟ اگر نہیں تو اب ہم دوسروں کو حقیقی رنگ میں راستہ نہیں دکھا سکیں گے۔ پس ہمیں بڑے خوف سے بڑی دعاؤں اور استغفار کے ساتھ اپنے جائزے لیتے رہنے چاہئیں۔

پھر اس بات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہ

قرآن کریم میں علمی اور عملی تکمیل کی ہدایت ہے

آپؑ فرماتے ہیں ”پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ قرآن کریم میں علمی اور عملی تکمیل کی ہدایت ہے چنانچہ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ (الفاتحۃ:6) میں تکمیل

تبلیغِ دین نشر و ہدایت کے کام پر
مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

طالب دعا: سیٹھ محمد زبیر حیدرآباد

H.No.18-B-140. C/O *SONY GROUP*
BANDLA GOWDA. CHANDRAYAN GUTTA. HYDERABAD-500005

علمی کی طرف اشارہ ہے اور تکمیل عملی کا بیان صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ (الفاتحہ:7) میں فرمایا کہ جو نتائج اکمل اور اتم ہیں وہ حاصل ہو جائیں۔ جیسے ایک پودا جو لگایا گیا ہے جب تک پورا نشوونما حاصل نہ کرے اس کو پھل پھول نہیں لگ سکتے۔ اسی طرح اگر کسی ہدایت کے اعلیٰ اور اکمل نتائج موجود نہیں ہیں وہ ہدایت مردہ ہدایت ہے جس کے اندر کوئی نشوونما کی قوت اور طاقت نہیں ہے۔ جیسے اگر کسی کو وید کی ہدایت پر پورا عمل کرنے سے کبھی یہ امید نہیں ہو سکتی کہ وہ ہمیشہ کی مکتی یا نجات حاصل کر لے گا اور کیڑے مکوڑے بننے کی حالت سے نکل کر دائمی سرور پا لے گا تو اس ہدایت سے کیا حاصل۔ مگر قرآن شریف ایک ایسی ہدایت ہے کہ اس پر عمل کرنے والا اعلیٰ درجہ کے کمالات حاصل کر لیتا ہے اور خدا تعالیٰ سے اس کا ایک سچا تعلق پیدا ہونے لگتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کے اعمالِ صالحہ جو قرآنی ہدایتوں کے موافق کئے جاتے ہیں وہ ایک شجرِ طیب کی مثال جو قرآن شریف میں دی گئی ہے، بڑھتے ہیں اور پھل پھول لاتے ہیں۔"

دوسروں کو کیسے قائل کریں:

پس یہ عمل ہونے چاہئیں ہمارے۔ قرآن کریم کے حکموں کی تلاش کریں، جو نواہی اور اوامر ہیں ان کو دیکھیں، جو نہ کرنے والی باتیں ہیں، ان سے رکیں جو کرنے والی باتیں ہیں ان کو اختیار کریں، اپنی حالتوں کو بہتر بنائیں تبھی ہم حقیقی بیعت کا حق ادا کر سکتے ہیں اور تبھی ہم حقیقی رنگ میں انصار اللہ بن کے یہ پیغام دنیا کو پہنچا سکتے ہیں اور دنیا کو سیدھے رستے پہ چلا سکتے ہیں۔ پھر آپؑ فرماتے ہیں "ایک خاص قسم کی حلاوت اور ذائقہ ان میں پیدا ہوتا ہے۔" (ملفوظات جلد 1 صفحہ 188-189) جو یہ سب کام کرتے ہیں وہ پھر ایسے پھل پیدا کرتے ہیں جس میں ایک خاص قسم کی حلاوت پیدا ہو جاتی ہے۔ ذائقہ پیدا ہو جاتا ہے، ایک عجیب مزہ بن جاتا ہے اس چیز کا۔

پھر عملی حالتوں کو قرآنی تعلیم کے مطابق ڈھالنے اور اپنے قول و فعل کو ایک کرنے کے بارے میں تَوَاصَوۡا بِالۡحَقِّ ۙ وَ تَوَاصَوۡا بِالصَّبۡرِ (العصر:3-4) کی تفسیر کرتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں۔ "مجھے معلوم ہے کہ ایک شخص ایک مولوی کی صحبت کے باعث مسلمان ہونے لگا۔" باتیں سن سن کے، نیکی کی باتیں سن کے مسلمان ہونے لگا۔ "ایک روز اس نے دیکھا کہ وہی مولوی شراب پی رہا تھا تو اس کا دل سخت ہو گیا اور وہ رک گیا۔" اس نے کہا کہ باتیں تو بڑی اچھی کر رہا ہے، نیکی کی باتیں بتا رہا ہے، شراب کے نقصان مجھے بتا رہا ہے لیکن ایک دن وہ مولوی خود بیٹھا شراب پی رہا ہے۔ اس نے کہا پھر ایسے مذہب سے بچ کے ہی رہنا چاہیے۔ فرمایا "غرض تَوَاصَوۡا بِالۡحَقِّ میں یہ فرمایا کہ وہ اپنے اعمال کی روشنی سے دوسروں کو نصیحت کرتے ہیں۔" یعنی اپنے عمل جو ہیں اس سے دوسروں کو نصیحت کرتے ہیں، صرف باتوں سے نہیں کرتے "اور پھر ان کا شیوہ یہ ہوتا ہے۔ تَوَاصَوۡا بِالصَّبۡرِ یعنی صبر کے ساتھ وعظ و نصیحت کا شیوہ اختیار کرتے ہیں۔" اور پھر صبر کے ساتھ وعظ و نصیحت کرتے جاتے ہیں۔ صرف باتوں کے ذریعہ سے تبلیغ نہیں کرنی بلکہ اپنے عمل سے تبلیغ کرنی ہے، اپنے عمل سے دوسروں کو قائل کرنا ہے اور پھر مستقل مزاجی سے اس پر قائم رہتے ہوئے ان کو نصیحت کرنا اور تبلیغ کرتے چلے جانا ہے۔ "جلدی جھاگ منہ پر نہیں لاتے۔"

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 191-192)

غصہ میں نہیں آ جاتے یہ لوگ اگر مخالفت ہو تو۔ پس

تبلیغ کے لیے یہ دو باتیں ہمیشہ یاد رکھنی چاہئیں

کہ اپنے عمل اور تعلیم میں مطابقت پیدا کرنا اور دوسرے صبر سے کام

"تم میں سے ہر ایک اس بات کو خوب یاد رکھے کہ قرضوں کے ادا کرنے میں سستی نہیں کرنی چاہیئے" (ملفوظات جلد 4 صفحہ 607)

(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

K.Saleem Ahmad

City Hardware Store
89 Station Road Radhanagar
Chrompet Chennai - 600044

Ph. 9003254723
email:
ksaleemahmed.city@gmail.com

لیتے ہوئے مستقل مزاجی سے اور برداشت سے تبلیغ کرتے چلے جانا ہے۔ پس ہمیں اس حوالے سے بھی اپنے جائزے لینے چاہئیں اور تبلیغ کے کام کو آگے بڑھانا چاہیے۔ یہاں تو مواقع ایسے ہیں کہ تبلیغ کے بہت سارے کام ہو سکتے ہیں۔ جہاں روکیں ہیں وہاں اگر روکیں ہمارے رستے میں حائل ہیں اور قانون اور حکومتیں اگر رستے میں حائل ہیں تو دوسری جگہ جہاں ہم فائدہ اٹھا سکتے ہیں کیوں نہ اٹھایا جائے۔ پس جو اِن ملکوں میں رہ رہے ہیں، آزادانہ طور پر جن کو تبلیغ کے مواقع میسر ہیں ان کو چاہیے کہ پہلے سے بڑھ کر تبلیغ کے لیے میدان میں نکلیں اور اپنے عمل سے ثابت کر دیں کہ اسلام ہی وہ حقیقی مذہب ہے جو دنیا کو راہ راست پر لا سکتا ہے اور دنیا کو نجات دلا سکتا ہے۔

بہرحال

یہ سب کام اللہ تعالیٰ کی محبت دل میں پیدا کرتے ہوئے کریں گے تو برکت ہوگی۔

ذاتی اغراض نہیں ہونی چاہئیں جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہو چکا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ''انسان کو چاہیے کہ ساری کمندوں کو جلا دے اور صرف محبت الٰہی ہی کی کمند کو باقی رہنے دے۔ خدا نے بہت سے نمونے پیش کئے ہیں۔ آدمؑ سے لے کر نوحؑ و ابراہیمؑ اور موسیٰؑ و عیسیٰؑ اور حضرت محمد مصطفیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام تک کل انبیاء اسی نمونہ کی خاطر ہی تو اس نے بھیجے ہیں تا لوگ ان کے نقش قدم پر چلیں۔ جس طرح وہ خدا تعالیٰ تک پہنچے اسی طرح اَور بھی کوشش کریں۔ سچ ہے کہ جو خدا کا ہو جاتا ہے خدا اس کا ہو جاتا ہے۔

یاد رکھو کہ ایسا نہ ہو کہ تم اپنے اعمال سے ساری جماعت کو بدنام کرو۔'' فرمایا کہ ''شیخ سعدی صاحب فرماتے ہیں۔

بدنام کنندہ نکو نامے چند'' (ملفوظات جلد 5 صفحہ 246)

کہ ایک برا آدمی کئی نیک ناموں کی بدنامی کا باعث بن جاتا ہے۔

غور کرنے کی ضرورت:

پس ہمیں بہت سوچنے کی ضرورت ہے۔ انصار اللہ، حقیقی انصار اللہ بننے کے لیے بہت غور کرنے کی ضرورت ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی محبت ہمیں اپنے دل میں پیدا کرنے کی بہت کوشش کرنی چاہیے کہ ہمارے عمل بھی اس وقت حقیقی عمل بنیں گے جب ہم خدا تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے نیکیاں بجا لانے کی کوشش کریں گے۔ ہمارے کاموں میں برکت اس وقت پڑے گی جب اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستے پر چلیں گے۔ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس عظیم کام میں معاون و مددگار تبھی بن سکیں گے جب ہم اپنے ہر قول و فعل کو اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے حکموں کے مطابق کرتے ہوئے پھر اللہ تعالیٰ سے اس میں برکت کی دعائیں مانگیں گے اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگنے کا صحیح طریق اپنی عبادتوں کو اس کے حکم کے مطابق بجا لانا ہے یعنی پانچ وقت کی نمازوں کی حفاظت اور ادائیگی، دلی سوز سے ادائیگی اور توجہ کے ساتھ ادائیگی۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موقع پر فرمایا ''سو تم نمازوں کو سنوارو اور خدا تعالیٰ کے احکام کو اس کے فرمودہ کے بموجب کرو۔ اس کی نواہی سے بچے رہو۔ اس کے ذکر اور یاد میں لگے رہو۔ دعا کا سلسلہ ہر وقت جاری رکھو۔ اپنی نماز میں جہاں جہاں رکوع و سجود میں دعا کا موقعہ ہے دعا کرو اور غفلت کی نماز کو ترک کر دو۔ رسمی نماز کچھ ثمرات مرتب نہیں لاتی۔'' رسمی نمازوں کو کوئی پھل نہیں لگتے صرف فرض پورا کرنے کے لیے کی جاتی ہے۔'' اور نہ وہ قبولیت کے لائق ہے۔ نماز وہی ہے کہ کھڑے ہونے سے سلام

Taj 9861183707
TAJ METER HOUSE
234. Okilbag, Laxmisagar,Cuttack Road
Bhubaneshwar-751006, Odisha.
We also repair digital meter

PAPPU:9337336406
LIPU: 9437193658-9778116653
PAPPU LIPU ROAD WAYS
SORO, BALASORE, ODISHA - 756045
ALL INDIA TRUCK SUPPLIER

پھیرنے کے وقت تک پورے خشوع خضوع اور حضورِ قلب سے ادا کی جاوے اور عاجزی اور فروتنی اور انکساری اور گریہ وزاری سے اللہ تعالیٰ کے حضور میں اس طرح سے ادا کی جاوے کہ گویا اس کو دیکھ رہے ہو۔ اگر ایسا نہ ہو سکے تو کم از کم یہ تو ہو کہ وہ تم کو دیکھ رہا ہے۔ اس طرح کمال ادب اور محبت اور خوف سے بھری ہوئی نماز ادا کرو۔"

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 236)

جماعت سے جوڑنے کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اب ہم دعا کریں گے۔ دعا سے پہلے میں ایک یہ بھی بتا دوں کہ اس وقت مَیں جس جگہ سے بول رہا ہوں، خطاب کر رہا ہوں یہ

ایم ٹی اے اسلام آباد کا نیا سٹوڈیو

ہے اور آج پہلی دفعہ یہاں سے یہ پروگرام جاری ہو رہا ہے گویا کہ

یہ ہے نماز کی حقیقت۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ہماری کامیابی دعاؤں سے ہی ہونی ہے۔ پس جب ہم اپنی عملی حالتوں کی تبدیلی کے ساتھ دعاؤں اور عبادات کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی کوشش کریں گے تو تبھی ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حقیقی انصار میں شمار ہو سکتے ہیں۔ تبھی ہم اپنی اگلی نسلوں کے ذہنوں میں سوال پیدا کرنے کی بجائے ان کی اصلاح اور

انصار اللہ کے اس اجتماع کے ساتھ اس کا افتتاح بھی ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو بھی اسلام کا پیغام، دین کا پیغام پہنچانے کا ذریعہ بنائے اور پہلے سے بڑھ کر ایم ٹی اے کے ذریعہ سے دنیا میں اسلام کا حقیقی پیغام پہنچ سکے۔ اب دعا کر لیں۔

☆☆ دعا ☆☆

(بشکریہ: الفضل انٹرنیشنل 15 تا 21 اکتوبر 2021ء صفحہ 13 تا 16)

برتر گمان و وہم سے احمد کی شان ہے
جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے
منجانب: سیٹھ وسیم احمد
مجلس انصار اللہ چنتہ کنٹہ، تلنگانہ

إِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَآءُ وَيَقْدِرُ ۚ
إِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيرًا بَصِيرًا (بنی اسرائیل:31)
LUCKY BATTERY CENTRE
BATTERY & DIGITAL INVERTER
Thana Chhak, NH-5 Soro
Balasore, Odisha, Pin 756045
e-mail : abdul.zahoor786@gmail.com
Mob: 9438352786, 6788221786

صلح حدیبیہ۔فتحِ مبین

﴿مکرم سلیم احمد نائب زعیم مجلس انصاراللہ سکندر آباد﴾

پُرنور خواب: صلح حدیبیہ اسلامی تاریخ کا ایک اہم ترین واقعہ ہے۔ جس سے ثابت ہوا کہ اسلام کی اصل طاقت صُلح میں ہے نہ کہ جنگ میں۔ بعد ہجرت، مدینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پُرنور خواب دیکھی کہ آپؐ اپنے صحابہؓ کے ساتھ بیت اللہ کا طواف کر رہے ہیں۔ یہ ذوقعدہ کا مہینہ تھا جس میں جنگ وجدال منع تھا۔اس لئے اِس خواب کے دیکھنے کے بعد اَپنے صحابہؓ سے فرمایا کہ وہ عمرہ کیلئے تیار ہوجائیں۔لیکن ہتھیار ساتھ نہ لیں۔ہاں عرب کے دستور کے مطابق نیاموں میں بند تلواروں کو اپنے ساتھ رکھ سکتے ہیں۔

مکّہ مکرّمہ روانگی: 6ہجری ذوقعدہ کے شروع میں پیر کے دن صبح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چودہ سو سے زائد صحابہؓ کے ساتھ مکہ مکرمہ کیلئے روانہ ہوئے۔اس سفر میں آپؐ کی زوجہ محترمہ حضرت امّ سلمہؓ آپؐ کے ہم رکاب تھیں۔آپؐ نے ذو الحلیفہ پہنچ کر قربانی کے اونٹوں کو طلب فرمایا، جن کی تعداد 70 تھی۔ قربانی کی علامت کے طور پر اُن کے کوہانوں کی دائیں جانب نشان بنائے اور گلے میں قلاوے پہنائے، آپؐ نے عُمرے کا احرام باندھا، تلبیہ کہا، صحابہؓ نے بھی آپؐ کی تقلید کی۔احتیاطاً آپؐ نے 20 مسلمانوں کا ہراوّل دستہ حضرت عبادؓ بن بشر کی قیادت میں آگے روانہ فرمایا۔

کفار مکہ کا ردّعمل: قریش کو جب مسلمانوں کی آمد کی اطلاع ملی، تو اُنہوں نے قبائلی سرداروں کا ہنگامی اجلاس بلالیا اور متفقّہ طور پر طے کیا کہ مسلمانوں کو کسی صُورت خانۂ کعبہ میں داخل نہیں ہونے دیا جائے گا۔ جس کی اطلاع مکہ کے قریب دو منزل پر واقع عسفان مقام پر جاسوس بُسر بن سفیان نے آنحضرتؐ کو دی۔آپؐ نے صحابہؓ سے مشورہ فرمایا، تو سیّدنا صدیقِ اکبرؓ نے رائے دی کہ ہم صرف عُمرہ کیلئے جا رہے ہیں، لڑنے کے لیے نہیں، لیکن اگر کوئی بیتُ اللہ جانے سے روکتا ہے، تو ہمیں اُس سے لڑنا چاہیے۔اس پر رسول اللہؐ نے سفر جاری رکھنے کا فیصلہ فرمایا، دَورانِ سفر بنی کعب کے ایک شخص نے آپؐ کو اطلاع دی کہ قریش کے جنگ جُوؤں نے ''زی طویٰ'' کے مقام پر پڑاؤ ڈال رکھا ہے، جبکہ خالد بن ولید (جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے) دوسو مسلّح سواروں کے ساتھ مدینے سے مکّہ جانے والی مرکزی شاہ راہ پر مسلمانوں سے مقابلے کیلئے کھڑے ہیں۔ نبی کریمؐ نے اس اطلاع پر مرکزی راستہ چھوڑ کر گھاٹیوں کے درمیان سے گزرتے ہوئے ایک پُرپیچ راستہ اختیار کیا۔

مسلمانوں کی حدیبیہ آمد: ''ثنیۃ المرار'' پہنچ کر نبی کریمؐ کی اونٹنی ''قصواء'' خود بخود بیٹھ گئی۔صحابہ کرامؓ نے اُسے اُٹھانا چاہا، لیکن وہ بیٹھی رہی۔آپؐ نے فرمایا کہ یہ خود سے نہیں بیٹھی، پھر جب آپؐ نے اُسے چلنے کا حکم دیا، تو وہ اُٹھ کر چل پڑی۔آپؐ نے مقامِ حُدیبیہ کے چشمہ پر پہنچ کر قیام فرمایا۔ جہاں تکثیر الماء کا معجزہ پیش آیا۔

Silver screen
Image India Pvt. Ltd.
Ad Agency
CREATIVITY IS THE BREATH OF OUR BRAINS..!
WE DO ALL ADVERTISEMENT
No: 7, Pasumarthi Street, Rangarajapuram
Kodambakkam, Chennai - 600 024. India.
E-mail: silverscreenimage@gmail.com
silver_screenimage@yahoo.com
Web: www.silverscreenimage.com
Mobile : 9790896372 / Phone : 044-43598788
PRINT MEDIA
ELECTRONIC MEDIA
POSTER
BROCHURES
FLUX PRINTING
VINAYAL
HORDINGS

Sk. Abdul Rahim **(SUNGRA)**
Ghanimat Bibi - 9090900923
Pappu Cloth Store
Mobile No. 9438290211
SALEHPUR - CUTTACK - ODISHA

صلح کی گفتگو کا آغاز: قبیلہ خزاعہ کا رئیسِ اعظم، بُدیل بن ورقاء چند رؤسا کے ساتھ آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ یہ شخص آنحضرتؐ کا خیر خواہ تھا اور آپؐ تک کفّار کے منصوبوں کی اطلاع پہنچایا کرتا تھا۔ بدیل نے فتحِ مکّہ کے وقت اسلام قبول کیا۔ آنحضرتؐ نے اس وفد کو بتایا کہ ہم صرف عُمرہ کرنے آئے ہیں، لڑنا ہمارا مقصد نہیں۔ بہتر یہ ہے کہ قریش ہمیں عُمرہ کرنے دیں اور ہم سے تحریری معاہدہ کرلیں۔ بُدیل اور اُس کے رفقا نے قریش کو آپؐ کا پیغام پہنچایا۔ بعدازاں، قریش نے بنو کنانہ کے سردار، حلیس بن علقمہ کو بھیجا۔ اُس نے قربانی کے اونٹوں کو قلاوہ پہنے اور کوہان میں چیرے دیکھے، تو قریش سے کہا ''ان لوگوں کو بیتُ اللہ آنے دو''، لیکن قریش اپنی ضد پر اَڑے رہے۔ پھر عروۃ ابنِ مسعود الثقفی قاصد بن کر آیا۔ آپؐ نے اُس سے بھی وہی بات کی، جو بدیل اور حلیس سے کہہ چکے تھے۔

مسلمانوں کے سفیر: اب آنحضرتؐ نے اپنی طرف سے حضرت خراشؓ بن اُمیہ خزاعی کو سفیر بنا کر بھیجا، لیکن قریش نے اُن کا اونٹ ذبح کر ڈالا اور اُنہیں بھی قتل کرنا چاہتے تھے، لیکن حلیس نے بچا کر واپس بھیج دیا۔ اِس پر آنحضرتؐ نے حکمت کے پیشِ نظر حضرت عثمانؓ بن عفّان کو سفیر بنا کر بھیجا۔ چنانچہ آپؓ مکّہ پہنچے۔

حضرت عثمانؓ کی شہادت کی افواہ اور بیعتِ رضوان: حضرت عثمانؓ کے مکّہ جانے کے بعد اُن کی شہادت کی افواہ پھیل گئی، جس پر رسول اللہؐ نے حضرت عثمانؓ کا بدلہ لینے کیلئے صحابہؓ کو جمع کیا اور ایک درخت کے نیچے اُن سب سے بیعت لی۔ حضرت عثمانؓ کی طرف سے حضورؐ نے خود بیعت لی۔ اس بیعت کا نام ''بیعتِ رضوان'' ہے۔ دورانِ بیعت حضرت عثمانؓ بھی آ گئے۔ بیعت کی خبر سے قریش کو حالات کی سنگینی کا اندازہ ہوا اور وہ بادل ناخواستہ صلح پر راضی ہو گئے۔

صلح نامہ کی شرائط: قریش نے سہیل بن عمرو کو اپنا سفیر بنا کر بھیجا، جنہوں نے آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر صلح کی شرائط طے کیں، جنہیں حضرت علیؓ نے تحریر کیا۔ اُنہوں نے صلح نامے کو ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' سے شروع کیا، تو سہیل بن عمرو نے کہا کہ بسم اللہ کی بجائے قدیم الفاظ ''بِاسْمِكَ اللّٰھُمَّ'' لکھے جائیں، آنحضرتؐ نے اسے منظور فرما لیا۔ صلح نامے کی شرائط یہ تھیں (1) مسلمان اِس سال واپس چلے جائیں البتہ اگلے سال آ کر عمرہ کریں اور صرف تین دن مکہ میں قیام کر کے چلے جائیں۔ (2) نیام میں بند تلوار کے اور کوئی ہتھیار ساتھ نہ ہو (3) اگر کوئی مرد مکّہ سے مدینہ جائے، تو اُسے واپس کر دیا جائے گا خواہ وہ مسلمان ہی کیوں نہ ہو، لیکن اگر کوئی مسلمان مکّہ آئے، تو واپس نہیں کیا جائے گا۔ (4) قبائلِ عرب کو اختیار ہوگا کہ فریقین میں سے جس کے ساتھ چاہیں، معاہدے میں شریک ہو جائیں۔ (5) صلح نامے کی مدت دس سال ہوگی۔ اس عرصہ میں قریش اور مسلمانوں کے درمیان جنگ بند رہے گی۔

فتحِ مبین: بعض شرائط بظاہر مسلمانوں کے خلاف تھیں مگر اپنے اندر دُوررس نتائج رکھتی تھیں۔ صلح حُدیبیہ کے بعد آنحضرتؐ کی اتباع میں صحابہؓ نے اپنے جانور ذبح کیے، سر منڈوائے اور احرام کھول دیئے۔ حدیبیہ سے مدینہ جاتے ہوئے سورۂ فتح نازل ہوئی۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے اس صلح کو ''**فتح مبین**'' سے تعبیر فرمایا اور بعد میں یہ صلح ہی فتحِ مکّہ کا پیش خیمہ ثابت ہوئی۔ الحمدللہ۔ ❁❁

''خدا کا دامن پکڑنے والا کبھی محتاج نہیں ہوتا اُس پر کبھی بُرے دن نہیں آسکتے'' (ملفوظات جلد 3 صفحہ 263)

(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السّلام)

::طالبِ دُعا::
سراج خان

BANTY
SHOE
CENTRE

R.N.Nagar
Post. SORO
Dist.BALASORE-ODISHA
Pin-756045

اخبارِ مجالس

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ ضلع بیربھوم:

مؤرخہ 30-10-2021 بروز ہفتہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصار اللہ ضلع بیربھوم (بنگال) کو اپنا 14واں سالانہ اجتماع شاندار روایات کے ساتھ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ باجماعت نماز تہجد سے اجتماع کا آغاز ہوا۔ بعد نماز فجر خصوصی درس کا اہتما کیا گیا۔ بعد ناشتہ صبح ٹھیک 9:30 بجے افتتاحی اجلاس زیر صدارت مکرم ضیاء الحق صاحب مبلغ انچارج ضلع بیربھوم منعقد ہوا۔ مہمان خصوصی کے طور پر مکرم مجیب الرحمٰن صاحب سابق ناظم مجلس انصار اللہ ضلع بیربھوم اور مکرم ہمایوں کبیر صاحب قائد ضلع تشریف لائے۔ مکرم اکبر علی صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے اجلاس کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ خاکسار نے عہد انصار اللہ دہرایا۔ مکرم رفیق الاسلام صاحب آف بیسوڑ نے خوش الحانی سے نظم پڑھ کر سنائی۔ بعدۂ مکرم مجیب الرحمٰن صاحب نے تقریر کرتے ہوئے عہدیداروں کی اطاعت اور خلافت سے محبت کی طرف توجہ دلائی۔ آخر پر مکرم صدر اجلاس نے مجلس انصار اللہ کے اغراض ومقاصد بیان کرنے کے بعد اجتماعی دعا کروائی جس سے اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

بعدازاں علمی مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم، نظم، تقریر، حفظ قرآن کریم، حفظ قصیدہ اور کوئز کے مقابلہ کروائے گئے۔

بعد نماز ظہر وعصر ظہرانہ تناول فرمانے کے بعد اختتامی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مہمان خصوصی کے طور پر مکرم ہمایوں کبیر صاحب قائد ضلع تشریف لائے۔ مکرم حضرت علی صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے اجلاس کا آغاز ہوا۔ خاکسار نے عہد انصار اللہ دہرایا۔ پھر نظم کے بعد خاکسار نے شکریہ احباب پیش کیا۔ بعدۂ صدر اجلاس نے انصار کو اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے بعد علمی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے انصار کے مابین انعامات تقسیم کئے گئے۔ بعدۂ اجتماعی دعا کے ساتھ اجتماع اختتام کو پہنچا۔ الحمدللہ۔

(تقسیم انعامات کا ایک منظر)

اس اجتماع میں ضلع بیربھوم کی 15 مجالس سے کل 50 سے زائد انصار شریک ہوئے کووڈ پروٹوکال کو ملحوظ رکھتے ہوئے مہمانوں کیلئے طعام اور قیام کا انتظام کیا گیا اس اجتماع کے انعقاد میں تعاون کرنے والے تمام مبلغین، معلمین کرام اور مقامی انصار معاونین کو اللہ تعالیٰ اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین

(منصور الحق، ناظم مجلس انصار اللہ ضلع بیربھوم)

:طالب دعا:

بی ایم خلیل احمد

ابن محترم بی ایم

بشیر احمد صاحب مرحوم

ابن محترم موسیٰ

رضا صاحب مرحوم

وفیملی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”یاد رکھو ہدایت تو اُن کو ہوتی ہے

جو تعصب سے کام نہیں لیتے

وہ لوگ فائدہ نہیں اُٹھاتے جو تدبیر نہیں کرتے“

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 158 مطبوعہ 2018ء قادیان)

:پتہ:

جماعت احمدیہ

بنگلور، کرناٹک

فون نمبر:

9945433262

جلسہ سیرۃ النبی ﷺ جڑچرلہ (تلنگانہ):

مؤرخہ 31/اکتوبر 2021ء بروز اتوار مجلس انصار اللہ کے زیر اہتمام جلسہ سیرۃ النبی ﷺ مکرم سرفراز حسین صاحب نائب امیر ضلع محبوب نگر کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت، نعت شریف کے بعد سیرت آنحضرت ﷺ پر تین تقاریر ہوئیں۔ درمیان میں ایک نظم بھی پیش کی گئی۔ جس میں مجلس انصار اللہ محبوب نگر کے انصار بھی شامل ہوئے اور گوگل میٹ کے ذریعہ بھی 20 گھروں میں جلسہ کی کارروائی سے استفادہ کیا گیا ہے۔ الحمد للہ

(میر احمد فاروق، زعیم انصار اللہ جڑچرلہ)

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ حیدرآباد، ضلع حیدرآباد، نظام آباد:

مؤرخہ 19/اکتوبر 2021ء بروز منگل مسجد الحمد سعید آباد، حیدرآباد میں مجلس انصار اللہ ضلع حیدرآباد و نظام آباد کو اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ مسجد الحمد میں نماز تہجد صبح 4:30 مکرم طاہر احمد صاحب معلم سلسلہ فلک نماء نے پڑھائی۔ اور نماز فجر کے بعد بعنوان ''تربیت اولاد اور انصار اللہ کی ذمہ داریاں'' پر درس دیا۔ بعدۂ حاضر انصار کرام نے انفرادی طور پر قرآن مجید کی تلاوت کی۔ اس کے بعد اجتماع کا تمام پروگرام پڑھ کر سنایا گیا بعد ازاں تمام انصار کی چائے اور بسکٹ سے تواضع کی گئی۔

ورزشی مقابلہ جات:۔ مسجد کے باہر صحن میں صف اول اور صف دوم انصار کے الگ الگ ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ (1) رسہ کشی (2) بال تھرو (3) تیز چال (4) میوزیکل چیئر۔ اس کے بعد مسجد کے اندرونی حصہ میں مقابلہ معائنہ و مشاہدہ اور پیغام رسانی کے دلچسپ مقابلے کروائے گئے۔ جس میں جملہ چار ٹیموں نے حصہ لیا۔

ناشتہ:۔ ورزشی مقابلوں کے بعد تمام انصار کے لئے ناشتہ میں کھچڑی، کھٹہ اور قیمہ کھلایا گیا جسے انصار نے کافی پسند کیا۔

افتتاحی اجلاس:۔ اس بابرکت اجتماع کا افتتاحی اجلاس صبح ٹھیک سوا نو بجے زیر صدارت مکرم محمد کلیم خان صاحب امیر ضلع حیدرآباد منعقد ہوا۔ محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت کی منظوری سے اس اجلاس کے مہمانان خصوصی کے طور پر محترم تنویر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد، محترم سلطان احمد الہ دین صاحب امیر جماعت احمدیہ سکندرآباد، محترم انور احمد غوری صاحب ناظم انصار اللہ ضلع حیدرآباد و نظام آباد، محترم طاہر احمد صاحب معلم سلسلہ حلقہ فلک نماء، محترم شعیب وانی صاحب مبلغ سلسلہ حلقہ سعید آباد، خاکسار محمد مبشر احمد زعیم اعلیٰ حیدرآباد اسٹیج پر رونق افروز رہے۔ مکرم حامد اللہ غوری صاحب ناظم انصار اللہ ضلع ورنگل نے تلاوت قرآن کریم اور ترجمہ پیش کیا۔ بعدۂ مکرم تنویر احمد صاحب نے عہد انصار اللہ دہرایا اور پیغام صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت بھی پڑھکر سنایا۔ بعد ازاں مکرم سید شجاعت حسین صاحب نے نظم پڑھی۔ بعدۂ مکرم ناصر احمد خان صاحب نے سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ بعدۂ صدر اجلاس نے اجتماع کی اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ کے اقتباسات پیش کرکے اجتماعی دعاء کروائی جس سے اجلاس اختتام کو پہنچا۔

علمی مقابلہ جات کا آغاز:۔ مندرجہ ذیل علمی مقابلہ جات منعقد ہوئے (1) حسن قرأت (2) نظم خوانی (3) تقاریر (4)

Prop: Sk. Ishaque

Phangudubabu : 7873776617
Tikili : 9777984319
Papu : 9337336406
Lipu : 9437193658

Faizan Fruits Traders

Near Railway Gate, Soro
Balasore, Odisha - 756045

اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں

فون نمبر: 1800 103 2131

وقت صبح 8:30 تا رات 10:30 (تعطیل: جمعۃ المبارک)

فی البدیہہ تقاریر۔انصار نے نہایت ذوق وشوق سے حصہ لیا۔

اختتامی اجلاس: ۔اختتامی اجلاس دوپہر 2:30 بجے زیر صدارت محترم تنویر احمد صاحب نائب صدر مجلس انصاراللہ بھارت برائے جنوبی ہند و نمائندہ خصوصی محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت منعقد ہوا۔اس اجلاس کے مہمانان خصوصی کے طور پر مکرم محمد کلیم خان صاحب مبلغ انچارج وامیر ضلع حیدرآباد، محترم انور احمد غوری صاحب ناظم انصاراللہ ضلع حیدرآباد و نظام آباد، محترم حامداللہ غوری صاحب ناظم انصاراللہ ضلع ورنگل اور خاکسار محمد مبشر احمد زعیم اعلیٰ حیدرآباد، محترم عبدالرفیع صاحب صدر اجتماع کمیٹی سٹیج پر رونق افروز رہے۔مکرم قدیر احمد صاحب کی تلاوت قرآن حکیم مع ترجمہ سے اجلاس کا آغاز ہوا۔اس کے بعد مکرم ناصر احمد صاحب قادر نے نظم پیش کی۔ بعدۂ مکرم محمد کلیم خان صاحب مبلغ انچارج ضلع حیدرآباد نے پہلی تقریر بعنوان ”سیرت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم“ کی جبکہ خاکسار نے

مکرم انور احمد غوری صاحب ناظم انصاراللہ حیدرآباد انعامات تقسیم کرتے ہوئے

”ارشادات حضرت امیر المومنین“ کے عنوان پر دوسری تقریر کی۔

بعدازاں محترم انور احمد غوری صاحب ناظم انصاراللہ ضلع حیدرآباد و نظام آباد نے اطاعت اور فرمانبرداری کے عنوان پر تیسری تقریر کی۔ بعدۂ مکرم عبدالرفیع صاحب صدر اجتماع کمیٹی نے شکریہ احباب پیش کیا۔ اسکے بعد صدر اجلاس نے تنظیمی خصوصیات بیان کرتے ہوئے اجتماع کی مبارکباد پیش کی۔ بعدۂ علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے انصار کے مابین انعامات تقسیم کئے گئے۔ اجتماع دعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

اس کے بعد نماز ظہر وعصر جمع کر کے ادا کی گئیں اور انصار نے ظہرانہ تناول فرمایا۔ظہرانہ میں حاضرین کیلئے بگھارا کھانہ ،قورمہ، مرچ کا سالن اور لذیذ ڈبل کا میٹھا اور چائے کا انتظام کیا گیا تھا۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے اجتماع کی مکمل حاضری 200 تھی۔اللہ تعالیٰ تمام حاضرین اور منتظمین ومعاونین کو اجرعظیم عطا فرمائے۔آمین

(محمد مبشر احمد۔زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ حیدرآباد)

سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ ضلع ورنگل:

مؤرخہ 09-10-2021 کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ ضلع ورنگل (تلنگانہ) جماعتی روایات کے ساتھ کنڈور میں منعقد ہوا۔ باجماعت نماز تہجد ٹھیک 4:30 بجے ادا کی گئی جبکہ بعد نماز فجر مکرم محمد اکبر صاحب مبلغ انچارج ضلع ورنگل نے ”اجتماعات اور ہماری ذمہ داریاں“ کے عنوان پر درس دیا۔ بعدۂ انصار نے تلاوت قرآن مجید کی۔ چائے بسکٹ کے لئے وقفہ دیا گیا۔ٹھیک صبح 9 بجے ورزشی مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔ (1) بال تھرو (2) میوزیکل چیئر (3) معائنہ مشاہدہ (4) پیغام رسانی کے مقابلہ جات کے بعد افتتاحی

JOTI SAW MILL (P) Ltd. BHADRAK (ODISHA)

JSM

S.A.Quader (Managing Director)
c/o Abdul Qadeer Khan

تکبّر بہت خطرناک بیماری ہے جس انسان میں یہ پیدا ہوجاوے اسکے لئے رُوحانی موت ہے (ملفوظات جلد 4 صفحہ 437)

اجلاس زیر صدارت مکرم محمد نذیر صاحب نائب امیر ضلع ورنگل منعقد ہوا۔ مکرم محمد کلیم صاحب کی تلاوت قرآن مجید مع تیلوگو ترجمہ سے اجلاس کا آغاز ہوا۔ بعدۂ مکرم حامد اللہ صاحب ناظم مجلس انصاراللہ ضلع ورنگل ونمائندہ صدر صاحب مجلس انصاراللہ بھارت نے عہد انصاراللہ دہرایا۔ بعدازاں مکرم ولی محمد صاحب نے نظم پیش کی۔ بعدۂ مکرم ناظم صاحب مجلس انصاراللہ ضلع ورنگل نے مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ بھارت کا پیغام پڑھکر سنایا۔ جس کا تیلوگو ترجمہ مکرم مولوی محمد مستان صاحب نے پیش کیا۔ پھر مکرم مولوی شیخ نوراحمد میاں صاحب نے تیلوگو میں تقریر کرتے ہوئے خلافت سے وابستگی اور ایم ٹی اے دیکھنے کی طرف توجہ دلائی۔ بعدۂ صدر اجلاس نے مختصر نصائح فرمانے کے بعد اجتماعی دعا کروائی جس سے اجلاس اختتام کو پہنچا۔ اس کے بعد نہایت خوش اسلوبی سے (1) حسن قرأت (2) نظم خوانی (3) تقاریر جیسے علمی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ جس کے بعد نماز ظہر وعصر جمع کر کے ادا کی گئیں اور حاضرین نے ظہرانہ تناول فرمایا۔

ٹھیک دو پہر تین بجے اختتامی اجلاس زیر صدارت مکرم حامد اللہ صاحب ناظم مجلس انصاراللہ ضلع ورنگل منعقد ہوا۔ مکرم محمد کلیم اللہ صاحب نانچاری مڈورنے تلاوت قرآن کریم کر کے تیلوگو ترجمہ پیش کیا۔ بعدۂ مکرم محمد قربان علی صاحب زعیم انصاراللہ کنڈور نے نظم پیش کی۔ پھر صدر اجلاس نے عہد انصاراللہ دہرایا۔ مکرم محمد اکبر صاحب مبلغ انچارج ضلع ورنگل نے تیلوگو میں ایک تقریر کی۔ بعدۂ مکرم ناصر احمد خان صاحب نائب ناظم تربیت انصاراللہ نے سالانہ کارگزاری رپورٹ اختصار کے ساتھ پیش کی۔ پھر مکرم محمد ظہیرالدین صاحب صدر اجتماع

مکرم محمد اکبر صاحب مبلغ انچارج ضلع ورنگل تقریر کرتے ہوئے

کمیٹی نے شکریہ احباب پیش کیا۔ بعدازاں صدر اجلاس نے نماز کی اہمیت کے بارے میں انصار کو توجہ دلائی۔ بعدۂ علمی اور ورزشی مقابلوں میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے انصار کے مابین انعامات تقسیم کئے گئے۔ اجتماعی دعا کے ساتھ اجلاس اختتام کو پہنچا۔ الحمدللہ

نامساعد حالات کے باوجود یک صد دس (110) انصار حاضر ہوئے۔ حیدرآباد سے بھی دو کاروں میں قافلہ آیا ہوا تھا۔ آخر پر معلمین اور زعماء کرام کے ساتھ ایک میٹنگ کی گئی۔ تمام شاملین اور معاونین کو اللہ تعالیٰ اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین

(بشیر احمد۔ نائب ناظم عمومی مجلس انصاراللہ ضلع ورنگل)

سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ سینٹ تھامس:

مؤرخہ 31/اکتوبر 2021ء مجلس انصاراللہ سینٹ تھامس ماؤنٹ (چنئی) کا سالانہ اجتماع کووِڈ۔19 کے احتیاطی تدابیر اختیار کرتے ہوئے ایک مخلص ناصر مکرم ایم ایس وسیم صاحب کے گھر میں منعقد ہوا۔ افتتاحی اجلاس زیر صدارت مکرم شفیق الرحمٰن صاحب صدر جماعت

UDUPI THE VEG
Coorg's Prominent Vegetarian Restaurant
Al Wesal Tower, Kohinoor Road, Madikeri,
Coorg (Kodagu), Karnataka, India
Phone:+91-8277526644,+91-8272220144
www.udipitheveg.in

UDUPI THE VEG
HOTEL HILL VIEW
Your Residence of Coorg
Hill Road, Madikeri, Kodagu,
KARNATAKA, INDIA
Ph:08272 223808, 9901490865

سینٹ تھامس ماؤنٹ منعقد ہوا۔مکرم ایس ایم مظفر احمد صاحب نائب صدر جماعت نے تلاوت قرآن شریف کی۔ بعدہٗ خاکسار اے سلیم اللہ

مکرم رفیق احمد مدراسی صاحب مبلغ سلسلہ نظم پیش کرتے ہوئے

زعیم مجلس انصاراللہ سینٹ تھامس ماؤنٹ نے عہد انصاراللہ دہرایا۔مکرم رفیق احمد مدراسی صاحب مبلغ سلسلہ نے خوش الحانی سے نظم پڑھ کر سنایا۔بعدازاں مکرم منتظم عمومی صاحب نے سالانہ کارگزاری رپورٹ پیش کی کہ انصار کی کل تجنید 32 ہے اور کل بجٹ 20282 روپے ہے۔تبلیغ میں انصار حصہ لیتے رہے۔امسال بک فیئر کے موقع پر سابق وزیر اعلیٰ تمل ناڈو کو سیدنا حضور انور کی کتاب ’’عالمی بحران اور امن کی راہ‘‘ مجلس کی طرف سے پیش کی گئی۔ایک ہزار سے زائد لیف لٹس تقسیم کئے گئے۔جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور دو افراد بیعت کر کے جماعت میں داخل ہوئے۔دو انصار نے خون عطیہ دینے کی توفیق پائی۔آخر پر صدر اجلاس نے نمازوں اور نوافل کی ادائیگی کی طرف توجہ دلا کر اجتماعی دعا کروائی۔جس سے اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

بعدہٗ علمی مقابلہ جات (1) حسن قرأت (2) نظم خوانی (3) تقاریر (4) حفظ قرآن (5) کوئز منعقد ہوئے۔کوئز میں چار ٹیموں نے حصہ لیا۔شام 4 تا 6 بجے ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔

جس کے بعد اختتامی اجلاس منعقد ہوا۔تلاوت،عہد اور نظم کے بعد انصار کے مابین انعامات تقسیم کئے گئے۔ پھر مکرم رفیق احمد مدراسی صاحب مبلغ سلسلہ نے تقریر کرتے ہوئے انصار کو توجہ دلائی کہ انصار اپنے گھر کے سربراہ اور نگران ہیں۔ اس لئے اُنہیں نیک نمونہ پیش کرنا چاہئے۔آخر پر صدر اجلاس نے سائیکل چلانے،خدمت خلق اور تبلیغ میں حصہ لینے کی طرف توجہ دلا کر دعا کروائی جس سے اجلاس اختتام کو پہنچا۔کل (21) انصار شامل ہوئے۔الحمدللہ

(اے سلیم اللہ،زعیم مجلس انصاراللہ سینٹ تھامس ماؤنٹ)

Ph:09419049823 Ph:09622584733

’’میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبّر سے بچو کیونکہ تکبّر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے...... ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے وہ متکبّر ہے۔‘‘ (نزول المسیح صفحہ ۴۰۲)

اِرْشَاد حَضْرَتْ مَسِیْح مَوعُود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃ والسَّلَام

طالبِ دُعا :: DAR FRUIT COMPANY KULGAM

Shop 73 Fad 40B Fruit Market Kulgam P.O. ASNOOR 192233

Phone No. off. 01931-212789 - 09622584733 - Res. 07298119979